روزنامہ
# الفضل
ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

۲ر صفر ۱۴۱۲ھ
۱۳ر ظہور ۱۳۷۰ہش
۱۳ر اگست ۱۹۹۱ء

جلد ۴۱/۷۶ نمبر ۱۸۰
منگل
یوم آزادی نمبر


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## وطن کے دفاع میں احمدی افراد سب سے آگے کھڑے ہوں گے

### یہ ہماری تعلیم ہے اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ وطن میں کسی قیمت پر فساد نہ ہونے دیں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک کرے۔ ہم بہرحال اس وطن کے لئے ہر خطرے میں (اللہ نے چاہا تو) سب سے آگے کھڑے ہوں گے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا۔ احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہوں گی اُن تیروں کو لینے کے لئے۔"

(خالد نومبر/دسمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۹)

---

"ہر محبِّ وطن احمدی کا فرض ہے کہ وہ کسی قیمت پر بھی ملک میں فساد نہ ہونے دے۔ محبِّ وطن سے میری مراد نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دُنیا کے احمدی ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر احمدی اپنے ملک اور اپنے اپنے وطن کا محبّ ہے۔ اور یہ ہماری تعلیم ہے۔ اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ آج دُنیا کی تمام قوموں میں سب سے زیادہ سچائی اور وفا کے ساتھ اگر کوئی اپنے وطن سے محبّت کرتا ہے اور وطن کی محبت جس کا جزوِ ایمان بن گئی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ اگر ہم زیادہ وسیع نظر سے دیکھیں تو ساری دُنیا ہی اس وقت فسادات کا شکار ہے اور تمام دُنیا میں بعض تخریبی طاقتیں جو بڑے عظیم ملکوں سے بھی تعلّق رکھتی ہیں اور نسبتاً چھوٹے ملکوں سے بھی تعلّق رکھتی ہیں وہ پوری طرح سرگرمِ عمل ہیں کہ کس طرح فساد برپا ہو۔ پس بین الاقوامی جماعت کے افراد کا اس کے مقابلے پر فرض ہے کہ اپنے وطن میں ہر وہ ذریعہ استعمال کریں جس کے نتیجہ میں فساد دَب جائے اور فساد کا کوئی موقع پیدا نہ ہو۔"

(الفضل یکم اگست ۱۹۸۳ء صفحہ ۲ر۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ۵ روپے

۱۳؍ظہور ۱۳۷۰ہش ۱۳؍اگست ۱۹۹۱ء

# استحکامِ پاکستان زندہ باد

(۱)

پاکستان کے قیام کے لئے انگریز اور ہندو کا مقابلہ ہی کوئی کم مشکل نہ تھا اور پھر ان حالات میں کہ سارے ہندوستان کے مسلمان بھی متحد نہیں تھے۔ کم از کم اتنے مسلمانوں کے اتحاد کی تو یقینی ضرورت تھی جن سے پاکستان کے مطالبہ کا جواز پیدا ہو سکے اور ہندو اور انگریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کوشش کو جاری رکھا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے قائداعظم محمد علی جناح کو ایسی فراست اور حوصلہ عطا فرمایا کہ یہ سب باتیں جو ناممکن نظر آتی تھیں ممکن ہو گئیں۔ مسلمان بھی خاصی حد تک متحد ہو گئے (ان کو چھوڑ کر جو آخری دن تک پاکستان کے قیام اور قائدِ اعظم کی مخالفت کرتے تھے اور بُرے بُرے نام رکھتے رہے) اور ہندو اور انگریز کو بھی شکست دی جا سکی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک مملکت عطا کر دی۔ یہ اس کے بہت بڑے احسانوں میں سے ایک بہت بڑا احسان ہے۔

لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جس قدر قیام پاکستان کا عمل مشکل تھا اس سے بڑھ کر استحکامِ پاکستان کا عمل مشکل ہے۔ چنانچہ پاکستان کے قیام کے لئے قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ کم از کم اتحاد کے لئے اتنی کامیابی جس سے گذارہ چل سکتا تھا۔ اور پاکستان کا مطالبہ منوایا جا سکتا تھا لیکن قائداعظم کی فراست نے پاکستان کے قیام کے بعد اس امر کو بھانپ لیا کہ قیام کے لئے تو مسلمانوں کے اتحاد کی ضرورت تھی لیکن استحکام کے لئے پاکستان کے تمام باشندوں کا اتحاد ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی ایک تقریر میں کھل کر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ پاکستان سب کا ہے۔ مسلمانوں کا، ہندوؤں کا عیسائیوں کا، پارسیوں کا غرضیکہ ہر اس شخص کا جو اس مُلک میں رہتا ہے اس کا مذہب چاہے کچھ ہی ہو۔ قائداعظم نے فرمایا کہ پاکستان کے نقطہ نظر سے سب مذاہب ایک ہیں۔ نہ کوئی ہندو ہے، نہ مسلمان، نہ عیسائی۔ مذہب سب کا اپنا اپنا معاملہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک پاکستان کے تمام باشندے (چاہے کسی مذہب سے ان کا تعلق ہو) یک جان نہ ہوں استحکام ایک خواب تو ہوگا اس کی تعبیر نہیں۔ آیئے ہم عہد کریں کہ ہم سب یک جان ہو کر پاکستان کے استحکام کا باعث بنیں گے۔ اگر ہم کسی ایک مذہب، ایک فرقہ یا کہ ایک فرد کو بھی اس اتحاد سے الگ رکھنے کی کوشش کریں تو قائداعظم کا استحکام کا خواب آسانی سے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ آیئے ہم سب متحد ہو جائیں۔

(۲)

پاکستان نام ہے مسلمانوں کی اس کوشش کے مبارک انجام کا جو انہوں نے اپنے جائز حقوق کے لئے کی تھی۔ اصل غرض حقوق کا حصول تھا جس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہونے کے باعث ایک وقت میں آ کر مسلمانوں کو یہ مطالبہ کرنا پڑا کہ انہیں ایک الگ خطّہ زمین ملنا چاہیئے تاکہ وہ اپنی زندگی اپنے خیالات و نظریات کے مطابق گذار سکیں۔

اس سلسلہ میں روزِ اوّل ہی سے احمدیہ جماعت مسلمانوں کی ہر قسم کی مدد کرتی رہی۔ سب سے پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ اگر ہندوؤں کو موقع ملا تو وہ ان کے وجود کو ختم کر دینے کی کوشش کریں گے اور اس کے بعد امام جماعت الثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے قدم قدم پر مسلمانوں کو مفید مشورے دیئے۔ مسلمانوں کے حقوق کا دفاع کیا۔ کتابیں لکھیں۔ تقاریر فرمائیں۔ پیغامات دیئے۔ ملاقاتیں کیں اور لندن میں محمد علی جناح صاحب کو (جو اُس وقت تک قائدِ اعظم نہیں کہلاتے تھے) واپس ہندوستان آ کر مسلمانوں کی رہنمائی کی ترغیب دلوائی۔ ان سب باتوں کی مختصر تفصیل الفضل کے اسی پرچے میں شامل مضامین میں درج ہے۔ پاکستان بن گیا تو اس کے استحکام کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ سب سے پہلے چھ لیکچر دیئے جن میں پاکستان میں زندگی کے ہر شعبہ میں کام آنے والی ہدایات کا ذکر فرمایا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کئی باتیں جن کا اب رہنمایانِ پاکستان کو احساس ہوا ہے۔ اگر اسی وقت اپنا لی جاتیں جب حضور نے پیش فرمائی تھیں تو آج پاکستان دُنیا کی ایک بہت بڑی طاقت ہوتا لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہ کیا گیا اور نہ صرف مُلک کے استحکام کو یقینی نہ بنایا جا سکا بلکہ مُلک کا ایک حِصّہ بھی کھو بیٹھے۔

ان چھ لیکچروں کا ذکر بھی ایک مضمون میں کیا گیا ہے اور اس کی کسی قدر تفصیل بھی دی گئی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ پاکستان کے استحکام کے لئے جو کچھ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب۔ احمدیہ جماعت کے واجب الاحترام امام نے فرمایا تھا پاکستان کا ہر شہری اس پر غور کرے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے کہ جس استحکام کی خواہش کی گئی تھی وہ پاکستان کو جلد نصیب ہو اور پاکستان دُنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں شمار ہونے لگے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

---

آگ اور خون کی بارش کا سماں لگتا ہے
قطرہ قطرہ مجھے شعلوں کی زباں لگتا ہے
کیا کہیں حق کی صدا تم نے دبائی تو نہیں
سارا ماحول مجھے محوِ فغاں لگتا ہے

کون ہیں جن کی امیدیں نا امیدی بن گئیں
کون ہیں جن کے سیہ ہونے لگے قلب و جبیں
ہم تو رکھتے ہیں خدا کے فضل سے عزمِ جواں
روشنی ہے گھر ہمارا اور ہم اس کے مکیں

ـــ ابوالاقبال

---

## اعلانِ تعطیل

مورخہ ۱۴؍اگست ۱۹۹۱ء کو یوم آزادی کے موقع پر الفضل کے دفاتر بند ہوں گے لہٰذا اس روز اخبار شائع نہ ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمغنی زاہد

# پاکستان کو کیا کرنا چاہیئے؟

## حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) کے چھ بصیرت افروز لیکچر

قیام پاکستان کے فوراً بعد حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے "پاکستان اور اس کا مستقبل" کے موضوع پر چھ نہایت اہم بصیرت افروز لیکچر ارشاد فرمائے جن کی بازگشت پاکستان کے علاوہ بیرون ملک بھی پہنچی اور ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے اسے سراہا اور آپکی پیش کردہ تجاویز کو ملک و قوم کے لئے بہت مفید قرار دیا۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ان تقاریر میں نوزائیدہ مملکت کے لیڈروں اور عوام کو توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں افرادی۔ معدنی اور نباتی وسائل سے مالا مال ایک سرزمین عطا فرمائی ہے۔ ہمارے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر انہیں اختیار کیا جائے تو پاکستان دنیا کی تمام اقوام کے مقابل پر ایک باوقار اور ترقی یافتہ ملک کی حیثیت سے ابھر سکتا ہے۔ یہ معرکۃ الآراء تاریخی لیکچرز جو آپکی خداداد فہم و فراست کا شاہکار تھے۔ ۲ دسمبر ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۷ جنوری ۱۹۴۸ء تک لاہور شہر میں جاری رہے اور نامور قومی شخصیتوں نے ان اجلاسوں کی صدارت کی۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان روزنامہ "الفضل" کے علاوہ ملک کے اکثر اردو اور انگریزی اخبارات مثلاً نوائے وقت زمیندار۔ نظام۔ سفینہ۔ ایسٹرن ٹائمز حتیٰ کہ بعض بھارتی اخبارات نے بھی جلی سرخیوں کے ساتھ ان لیکچرز کی خبریں اور تبصرے شائع کئے۔

### پہلا لیکچر

سب سے پہلا لیکچر یکم دسمبر ۱۹۴۷ء کو مینارڈ ہال میں ہوا۔ اس کا موضوع تھا:

"پاکستان کا مستقبل۔ دفاع، زراعت اور صنعت کے لحاظ سے" اجلاس کی صدارت ملک کے نامور ماہر قانون جسٹس محمد منیر صاحب نے کی ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اہل علم، دانشور اور مختلف نظریات رکھنے والے لوگ بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔

اپنے لیکچر کی ابتداء میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے نہایت عالمانہ رنگ میں مختلف دنیاوی تحریکات کا تعارف کروایا اور فرمایا کہ تحریک پاکستان ایک ارتقائی تحریک ہے۔ پاکستان کے دفاعی مسائل کے سلسلہ میں فرمایا کہ ہمارے ہمسایہ میں آباد کچھ طبقے پاکستان کے قیام کو ظلم خیال کرتے ہیں وہ ہمیشہ اسے مٹانے کے درپے رہیں گے پاکستان کی سرحد ایک تو بہت لمبی ہے۔ دوسرے گنجان آبادی والے شہر اس کی سرحد پر واقع ہیں۔ مشرقی پاکستان کے دفاع کے لئے کراچی سے چٹاگانگ جانیوالے بحری راستہ پر واقع جزائر کو حاصل کرنا ضروری ہے آپ نے فرمایا کہ کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ کشمیر کے بھارت کے قبضہ میں ہونے سے پاکستان ہر طرف سے محصور ہو جاتا ہے۔ آپ نے کشمیری مجاہدین کی ہر طرح سے مدد کرنے کی پرزور تحریک کی اور فرمایا کہ کشمیری مجاہدین مشکل ترین حالات میں آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہمارے ملک کے دفاع اور استحکام کا راز کشمیریوں کی فتح میں ہے۔

حضور انور نے اس لیکچر میں مختلف اضلاع کی بنجر زمینوں کو آباد کرنے اور بلوچستان اور ملک کے دوسرے حصوں سے معدنی ذخائر کی فوری تلاش پر زور دیا۔ آپ نے ایک قومی لیبارٹری کھولنے اور پاکستان کی صنعتی پیداوار کو ترقی دینے کی طرف بھی توجہ دلائی آپ نے فرمایا کہ وقت کا سب سے بڑا تقاضہ ڈسپلن ہے۔ ہمیں آبادی کے ہر طبقہ میں تنظیم و ضبط کی روح پیدا کرنی چاہیئے۔

### دوسرا لیکچر

۷ دسمبر کو حضور انور نے مینارڈ ہال میں دوسرا لیکچر ارشاد فرمایا جس کی صدارت ملک فیروز خان نون نے کی (جو بعد میں پاکستان کے وزیر اعظم بھی بنے) عنوان تھا:

"پاکستان کا مستقبل نباتی، زرعی، حیوانی اور معدنی دولت کے لحاظ سے"

نباتی دولت کی ترقی کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ ملک کی حفاظت اور اس کی ترقی کے لئے سوختنی اور تعمیری لکڑی کا وجود نہایت ضروری ہے۔ حکومت کو پانچ پانچ چھ چھ گاؤں کا ایک یونٹ بنا کر ایک پنچایت بنا دینی چاہیئے جو اقتصادی ترقی اور صحت انسانی کے قیام کی ضرورتیں مہیا کرنے کی ذمہ دار ہو اور اپنے علاقہ کے دیہات کے درمیان ایک قطعہ زمین درخت لگانے کے لئے مخصوص کرے۔ حضور نے ماچس کی صنعت۔ جنگی ضروریات اور کیمیاوی کارخانوں میں کام آنے والی بعض لکڑیوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور ان کی پیداوار پر خاص توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے جڑی بوٹیوں کی سائنسی تحقیق کے لئے ایک محکمہ قائم کرنے اور مفید جڑی بوٹیوں کی خاص انتظام کے تحت کاشت کرنے پر زور دیا تاکہ انہیں دوا سازی کی صنعت میں استعمال کیا جا سکے اور اندرون ملک استعمال کے علاوہ دوسرے ملکوں کو برآمد کر کے زرمبادلہ بھی کمایا جا سکتا ہے۔

اس زمانہ میں حکومت پاکستان امریکہ سے قرض لینے کی بات چیت کر رہی تھی۔ اس لیکچر میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے اس کی پرزور مخالفت کی اور فرمایا کہ امریکہ سے قرضہ لینا پاکستان کی آزادی کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ اگلے روز "زمیندار" "طاقت" اور کئی دوسرے اخبارات نے امریکی قرضہ کی مخالفت کے بارہ میں حضور کے مؤقف کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ امرتسر سے شائع ہونے والے اخبار "ویر بھارت" نے "امریکہ اور پاکستان" کے عنوان کے تحت اس خبر کو یوں شائع کیا:۔

"احمدیوں کے (امام) مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ۶ ارب ڈالر کے اس قرضہ کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ جو پاکستان امریکہ سے لینا چاہتا ہے۔ مرزا صاحب کا خیال ہے کہ اس طرح پاکستان اقتصادی اور سیاسی طور پر امریکہ کا غلام بن جائے گا"

(ویر بھارت ۱۳ دسمبر ۱۹۴۷ء)

### تیسرا لیکچر

۱۳ دسمبر ۱۹۴۷ء کو اس سلسلہ کا تیسرا لیکچر ملک عمر حیات صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی زیر صدارت ہوا۔ عنوان تھا:

"پاکستان کا مستقبل۔ معنوی دولت کے لحاظ سے"

حضور نے فرمایا کہ کسی ملک کی معنوی دولت ہی اس کی اصل قوت ہوا کرتی ہے۔ باقی سب چیزیں اس کے مقابل پر ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر پاکستان کا ہر نوجوان عقل سے کام لے۔ دماغ پر زور دے اور یہ اقرار کرے کہ میں نے اپنی تمام قوتیں ملک و ملت کے لئے وقف کر دی ہیں تو یقیناً ہماری ساری ضروریات پوری ہو سکتی ہیں اور ہم ملک کا اتنا اچھا دفاع کر سکتے ہیں کہ توپیں اور ہوائی جہاز اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا کہ معنوی دولت افراد کے دماغ اور ان کے جسم مل کر پیدا کرتے ہیں اور اس لحاظ سے پاکستان کے پاس یہ دولت پیدا کرنے کے بہترین ذرائع موجود ہیں۔ دماغی لحاظ سے ایک صاحب ایمان چار امور سے متاثر ہوتا ہے ۱۔ عقیدہ توحید ۲۔ عقیدہ عبودیت ۳۔ دعا ۴۔ مذہب۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ان چار امور پر کامل یقین ہو اور ان کے مطابق تبدیلی بھی پیدا کر لیں تو اس کے نتیجہ میں خود بخود جرأت۔ دلیری۔ بہادری۔ علوم کی ترقی کا شوق۔ الغرض ترقی کرنے کی تمام صفات پیدا ہو جائیں گی۔

اپنے فاضلانہ لیکچر میں حضور انور نے معنوی دولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے مملکت پاکستان کے رہنماؤں اور عوام کے سامنے مندرجہ ذیل تجاویز رکھیں:۔

۱۔ پاکستان میں ہر مسلمان کے لئے قرآن مجید کا ترجمہ جاننا لازمی قرار دیا جائے۔

۲۔ سکولوں میں تعلیم مادری زبان میں دی جائے۔ خصوصاً مشرقی پاکستان پر زور نہ دیا جائے کہ وہ ضرور اردو کو ذریعہ تعلیم بنائے ورنہ وہ پاکستان سے علیحدہ ہو جائے گا۔ کیونکہ وہاں کے باشندوں کو بنگالی زبان سے ایک قسم کا عشق ہے۔

۳۔ اردو زبان کو لینگوا فرینکا قرار دیا جائے اس سلسلہ میں آپ نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ غالب۔ مومن اور داغ کے گھرانوں میں جو اعلیٰ اور شیریں اردو رائج ہے اس کے تحفظ کے لئے دہلی کے مہاجرین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ایک علیحدہ بستی آباد کی جائے۔ ورنہ اب یہ خاندان منتشر ہو رہے ہیں اور آہستہ آہستہ ان کی زبان ناپید ہو جائے گی۔

حضرت فضل عمر نے لیکچر کے آخر میں پاکستان کے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنے اخلاق کو درست کریں سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالیں وقت کی قدر کریں اور اسے ملک وقوم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں امیر اور غریب کے درمیان ارتباط پیدا کریں اور اقتصادی حالت کو اونچا کرنے کی کوشش کریں۔

## چوتھا لیکچر

۲۰ دسمبر ۱۹۴۷ء کو سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے "پاکستان کا مستقبل اس کی بری۔ فضائی اور بحری۔ دفاعی طاقت کے لحاظ سے" کے عنوان پر لیکچر ارشاد فرمایا۔ صدارت کے فرائض میاں فضل حسین صاحب نے سرانجام دیئے۔ حضور نے فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں جنگ تین ظاہری اور دو مخفی طریقوں سے لڑی جاتی ہے جو یہ ہیں: ۱۔ بری ۲۔ فضائی ۳۔ بحری ۴۔ اقتصادی دباؤ ۵۔ ففتھ کالم۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے نہایت تفصیل کے ساتھ پاکستان کی دفاعی طاقت کا جائزہ لیا اور بعض قابلِ توجہ پہلوؤں کی نشاندہی فرمائی اور بعض ایسے مفید اور اہم طریق بتائے جو دفاعِ پاکستان کے لئے اس دور میں خاص اہمیت رکھتے تھے۔ آپ نے ملک کی فضائی قوت کو مضبوط بنانے پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ عوام میں فضائی تربیت حاصل کرنے کا رجحان پیدا کرنا چاہئے۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اس کے لئے انتظامات کئے جائیں۔ ضرورت کے وقت ہوائی جہاز تو ایک دن میں خریدے جا سکتے ہیں لیکن آدمی ایک دن میں تیار نہیں ہو سکتے۔

## پانچواں لیکچر

دس جنوری ۱۹۴۸ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے: "بحری طاقت اور سیاست کے لحاظ سے پاکستان کا دفاع" کے موضوع پر مینارڈ ہال میں شیخ سر عبدالقادر کی زیرِ صدارت ایک مبسوط اور عالمانہ لیکچر ارشاد فرمایا۔ آپ نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ملک کی بحری طاقت کو مضبوط بنانے پر فوراً توجہ کرے۔ تارپیڈو کا کام سکھانے اور مکینیکل ٹریننگ کے لئے ادارے کھولے جائیں۔ آبدوز کشتیاں۔ سرنگیں بچھانے والے جہاز سرنگیں صاف کرنے والے اور ہوائی جہاز بردار جہاز حاصل کرنے کے لئے اقدام کئے جائیں۔ کراچی کی بندرگاہ کو محفوظ کیا جائے اور تجارتی بیڑہ قائم کیا جائے۔ یونیورسٹیوں میں بحری ٹریننگ کے لئے کلبیں قائم کی جائیں۔ حضور نے زور دے کر فرمایا کہ سمندری طاقت کے بغیر صحیح معنوں میں آزادی قائم ہی نہیں رہ سکتی۔

دیگر ممالک کے ساتھ سیاسی تعلقات کے سلسلہ میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے پاکستان کے اربابِ حل و اقتدار کے سامنے مندرجہ ذیل تجاویز پیش فرمائیں۔

۱۔ پاکستان کو اپنی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ جس سے اس کے ہندوستان سے تعلقات خراب ہوں۔ اپنی طرف سے صلح کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن یہ صلح باعزت ہو۔ نہ کہ ہتھیار ڈالنے کے مترادف۔

۲۔ برطانیہ اور امریکہ سے بھی خوشگوار تعلقات رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن ان کی چالوں سے ہوشیار رہا جائے۔

۳۔ روس کے متعلق بھی امن پسندانہ رویہ رکھنا چاہئے اور اپنی طرف سے کوئی وجہ اشتعال پیدا نہ ہونے دینی چاہئے۔

۴۔ عرب ممالک سے قریبی دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔

۵۔ عراق اور شام کے ساتھ ریل کے ذریعہ پاکستان کا رابطہ قائم کرنا ضروری ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ان ممالک کے ذریعہ سامان آسکے۔

۶۔ برما اور سری لنکا کے مخصوص ملکی حالات اس قسم کے ہیں کہ ان کے ساتھ بہت آسانی سے گہرے سیاسی تعلقات قائم کئے جا سکتے ہیں۔ اور یہ تعلقات مشرقی پاکستان کی مدد کے لئے بالخصوص بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

۷۔ سپین۔ ارجنٹائن۔ جاپان۔ آسٹریلیا ابی سینیا اور ایسٹ افریقہ سے بھی دوستانہ تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے یہ ممالک اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے بہت سے سیاسی فوائد کا موجب بن سکتے ہیں۔

## چھٹا لیکچر

پاکستان کے مستقبل کے بارہ میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے چھٹا اور آخری لیکچر "پاکستان کا دستور اسلامی یا اسلامی آئین اساسی" کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ لیکچر کی ابتداء میں آپ نے واضح فرمایا کہ آئین اساسی سے مراد وہ قانون ہوتے ہیں جن کے اندر حکومت اپنا کام چلانے کی مجاز ہوتی ہے وہ ان قوانین کو توڑ نہیں سکتی۔ بعض ممالک کے قوانین لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسے امریکہ کا۔ اور بعض ممالک تعامل سابق پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ جیسے برطانیہ۔

حضور نے فرمایا کہ اسلامی آئین اساسی کے معنی یہ ہوں گے کہ کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو قرآن کریم۔ سنت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہو۔ آئین میں یہ دفعہ رکھنی ہوگی کہ پاکستان کے قوانین جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے قرآن وسنت پر مبنی ہونگے۔ جن امور میں قرآن وسنت سے واضح روشنی نہ ملتی ہوگی اجتہاد کی اجازت ہوگی۔

اسلامی اصول پر مبنی گورنمنٹ کے لئے انتخاب کی شرط ہے آپ نے واضح فرمایا کہ پاکستانی حکومت کا سربراہ خلیفہ نہیں کہلا سکے گا۔ کیونکہ دوسرے اسلامی ملک اسے تسلیم نہیں کریں گے۔ خلافت کا قیام عالم اسلام کے مسلمان افراد اور حکومتوں کی اکثریت کے اتفاق کے بغیر ناممکن ہے۔ بعض اور شرائط بھی جو اسلام نے خلافت کے لئے مقرر کی ہیں وہ پوری نہیں ہوئیں۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے لیکچر جاری رکھتے ہوئے قرآنی آیات کی روشنی میں اسلامی قانون کے مندرجہ ذیل بنیادی اصول بیان فرمائے:

۱۔ آئین کا ہر حکم کسی فائدہ کے لئے ہونا چاہئے۔

۲۔ ہر نہی (ممانعت) کسی نقصان کو دور کرنے کے لئے ہونی چاہئے۔

۳۔ ہر حکم اور ممانعت میں تزکیہ ذہن وقلب اور قومی ترقی مدِ نظر ہونی چاہئے۔

۴۔ آئین کا کوئی حکم فرد یا پارٹی کی جسمانی یا امکانی طاقت سے بالا نہ ہو۔

۵۔ قانون حریت ضمیر کو مارنے والا نہ ہو۔

۶۔ اس آئین کا کوئی حکم کسی فرد یا پارٹی کو نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔

۷۔ کمزوروں کو ترقی سے روکنے والا یا ترقی کے امکانات کو مخصوص افراد یا اقوام تک محصور کرنے والا نہ ہو۔

۸۔ ایک طبقے یا فرد کو دوسرے پر ناجائز فوقیت دلانے والا نہ ہو۔

حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام قانون کو فردی پاکیزگی کے ساتھ وابستہ قرار دیتا ہے۔ اسلامی آئین بنانے کے دعویداروں کو سوچ لینا چاہیئے کہ انہیں:۔

سود حرام کرنا ہوگا۔

موجودہ سینما گھر بند کرنے ہوں گے۔

اسلامی پردہ رائج کرنا ہوگا۔

شراب (پینے والی) بند کرنی ہوگی۔

انشورنس حرام ہوگی۔

جوا: صرف بازاری نہیں بلکہ اس سے مشابہ کھیلیں جو چانس گیمز کہلاتی ہیں منع کرنی ہونگی۔

داڑھیاں رکھی جائیں گی۔

مردوں کے لئے سونے کا زیور یا استعمال کی چیز۔ چاندی سونے کے برتن بلکہ تالیاں بجانا بھی منع ہوگا۔

جاندار کی مصوری اور ان تصویروں کی نمائش بھی منع ہوگی۔

پس اگر مملکت پاکستان کے حکمران اور عوام ان باتوں پر عمل درآمد کرنے کے لئے تیار ہیں تو وہ بڑے شوق سے یہاں اسلامی آئین بنا سکتے ہیں۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے اسلام کے اقتصادی نظام کی خاص خاص خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی اور آخر میں پھر بڑے زور کے ساتھ واضح فرمایا کہ سوسائٹی کی اصلاح فرد کی اصلاح کے ساتھ وابستہ ہے اچھے سے اچھا قانون بھی فرد کے طوعی تعاون کے بغیر اچھا نتیجہ نہیں دے سکتا۔ پس اسلامی (جس کے معنی ہیں اسلامی سوسائٹی والے) آئین سے پہلے اسلامی فرد بنانا ہوگا۔ جو اسلامی فرد نہ ہوگا اسے آئین اسلامی سے کیا دلچسپی؟ جو ذاتی احکام پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کیوں قومی آئین کے لئے فکر مند ہوگا؟ اگر وہ ایسا کرے گا تو کسی ذاتی غرض کیلئے اس لئے وہ آئینِ اسلام نہیں بنائے گا بلکہ آئین اسلام کے نام سے ایسا قانون بنائے گا جو اس کی ذات کے لئے مفید ہو۔ ایسا آئین یقیناً غیر اسلامی آئین سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا۔ کیونکہ وہ سوسائٹی کے لئے بھی مضر ہوگا اور اسلام کو بھی بگاڑنے اور بدنام کرنے والا ہوگا۔ پس جب تک فرد اپنے اعمال کو اسلام کے مطابق کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسے کوئی حق نہیں کہ اسلامی آئین بنانے کا مطالبہ یا دعویٰ کرے۔ ہر شخص دیکھے کہ اسلامی آئین بنانے والے فردی قانونِ اسلام پر خود کاربند ہیں؟

اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز پاکستان کو قائم و دائم اور سرسبز و شاداب رکھے

(اس مضمون کی تیاری کے لئے روزنامہ الفضل اور تاریخ احمدیت جلد نمبر ۱۱ سے استفادہ کیا گیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہمارا پاکستان

علم کا مخزن، شوق کا محور، دین کا اِک گہوارہ
دیکھنے والو آکر دیکھو پاکستان ہمارا

اس کے دامن میں پلتے ہیں چاند ستارے کتنے
کتنے دلکش شہر ہیں اور دیہات ہیں پیارے کتنے
دریا دریا، ندی ندی، پُر کیف نظارے کتنے

قطرہ قطرہ موتی ہے اور ذرّہ ذرّہ تارا
دیکھنے والو آکر دیکھو پاکستان ہمارا

دنیا کے کونے کونے میں پہنچا اس کا نام
اس کے حِصّہ میں آئے ہیں اخلاقی احکام
ہر اک بات عمل کی دعوت امن کا اِک پیغام

یہ اخلاق کی گرتی دیواروں کا ایک سہارا
دیکھنے والو آکر دیکھو پاکستان ہمارا

اس کے شہری بچّے بوڑھے عزت کے رکھوالے
سب نے اس کی خدمت کے ارمان دلوں میں پالے
وقت پڑے تو ان سے بڑھ کر کون ہیں لڑنے والے

ان کی ہمّت بیباکی بے خوفی کا شہ پارا
دیکھنے والو آکر دیکھو پاکستان ہمارا

اس کے کھیت اور اس کی کانیں صنعت کی ہیں جان
دولت اور سرمایہ اس کے جنگل اور میدان
ہر اک شے ہے سونا چاندی یہ اس کی پہچان

اس نے غربت اور کم علمی کو ڈٹ کر للکارا
دیکھنے والو آکر دیکھو پاکستان ہمارا

دو دو ہاتھ کیے جب دشمن نے تو منہ کی کھائی
پاک وطن کی ہو گئی دنیا میں عزت افزائی
جس کو اس سے بیر ہوا اس کے سر خاکِ رسوائی

اُوپر سے بھی اُوپر اپنا پرچم ــــــ چاند ستارا
دیکھنے والو آکر دیکھو پاکستان ہمارا

نسیم سیفی

(۱۹۷۱ء سے کچھ عرصہ پہلے کہی ہوئی ایک نظم)

○

چاک دل چاک گریباں کوئی تو ہنس کر سیئے
پھر رہے دل کی حسرت آج تک دل میں لیے

آ گئی جب اس تبسم آفریں چہرے کی یاد
دیر تک قلب و نظر میں پھول سے مہکا کیے

میرے اُن کے درمیاں جو بات نظروں میں ہوئی
دیکھنے والوں نے اُس کے لاکھوں ہی مطلب لیے

سوچ کر یہ بات ہم کو بارہا حیرت ہوئی
اس جہانِ بے وفا میں اب تلک کیسے جیئے

مقتلِ انسانیت ہے۔ یہ جہانِ رنگ و بُو
بڑھتے جاتے ہیں اندھیرے بجھتے جاتے ہیں دیئے

کاش وہ خورشید اُبھرے اس اندھیری رات سے
زندگی سب کے لئے ہو روشنی سب کے لئے

ہم تو ثاقب عہدِ حاضر کے ہیں وہ شوریدہ سر
جو سکوتِ شامِ غم میں بھی غزل گایا کیے

ثاقب زیروی

## اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے
## خصوصی دُعاؤں کی درخواست

جماعت احمدیہ کے کئی افراد جن میں خاص طور پر سکھر اور ساہیوال کے مقدمات میں ملوث احمدی احباب بھی شامل ہیں قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ سکھر اور ساہیوال کے اسیران ۱۹۸۴ء سے اب تک پسِ دیوارِ زنداں ہیں۔ دیگر کئی احباب بھی وقتاً فوقتاً اسیرِ راہِ مولیٰ بنتے رہتے ہیں۔

تمام اسیران احبابِ جماعت کی خصوصی دُعاؤں اور دردمندانہ تضرعات کے مستحق ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے ان اسیران کے مصائب ٹال دے۔ آزمائش کی گھڑیاں ختم کر دے اور اپنے فضل و کرم سے ہر تکلیف پر استقامت اختیار کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

# قائدِ اعظم محمدؐ علی جناح

# تین نمایاں صفات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے، نے بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کی وفات پر ایک مضمون تحریر فرمایا تھا۔ یہ مضمون قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ادارہ

پاکستان کے بانی اور پہلے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کی اچانک اور المناک وفات کی خبر ساری دنیا میں پہنچ کر مرنے والے لیڈر کے لئے جیسے اس کی قوم کی طرف سے قائداعظم کا جلیل القدر خطاب ملا تھا۔ خراجِ تحسین و عقیدت حاصل کر چکی ہے۔ خدا کے سوا دنیا کی ہر چیز فانی ہے البتہ وہ چیز جسے خدا نے اپنی خاص توجہ سے دائمی بقا کے لئے چن لیا ہو وہ ضرور باقی رہتی اور خدا کے قیوم ہونے کا عملی ثبوت مہیا کرتی ہے اس اصول کے ماتحت انسان کا مادی جسم فانی قرار دیا گیا ہے اور اس کی رُوح ہمیشہ کی زندگی پانے والی قرار پائی ہے۔ پس گو قائداعظم کا جسمِ خاکی سپردِ خاک ہو کر اپنے دنیوی دورِ زندگی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر چکا ہے۔ مگر ان کی روح اپنے اچھے اور شاندار اعمال کے ساتھ زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔

## خدائی تقدیر دنیا کے میدان میں بھی خاص خاص شخصیتیں پیدا کرتی رہتی ہے

میرا یقین ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ دنیا کی دینی اور روحانی حیات اور ترقی کے لئے انبیاء و مرسلین کا وجود پیدا کرتا ہے اسی طرح وہ بعض اوقات دنیا کی مادی اور قومی اور سیاسی اور علمی ترقی کے لئے بھی بعض خاص خاص وجود پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ گو انسانی زندگی کا اصل مقصد خدا کا تعلق ہے مگر اس بات میں کیا شک ہے کہ اس تعلق سے اُتر کر دنیا کی مادی اور علمی ترقی بھی خدا کی توجہ کے دائرہ سے باہر نہیں سمجھی جا سکتی۔ ظاہر ہے کہ جب دین کے علاوہ خدا نے اس دنیا کے تمام مفید شعبوں کو بھی چلانا اور ترقی دینا ہے۔ تو پھر اس کی نصرت کا دائرہ صرف اُخروی امور تک ہی محدود نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ خدا اپنی باریک در باریک حکیمانہ قدرت سے ہر دنیوی میدان کی ترقی کے لئے بھی سامان پیدا فرماتا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کی بہت سی مفید ایجادیں بھی ایک رنگ کے غیبی القاء اور خدائی نصرت کے ماتحت وقوع میں آئی ہیں بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نہ صرف مخصوص دینی اور روحانی میدان میں بلکہ ہر قسم کے میدان میں جو بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو اپنے بعض بندوں کی نصرت فرما کر انسانیت کی ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے اور یقیناً اس کی یہ سنت مسلمانوں کے ساتھ زیادہ مخصوص ہے کیونکہ وہ اس کے محبوب رسول اور اوّلین و آخرین کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی قوم ہے۔

## قائداعظم کا سب سے نمایاں کارنامہ سیاسی اتحاد کا قیام ہے

میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مشیت نے قائدِ اعظم محمد علی جناح کو بھی اسی رنگ میں اپنی نصرت سے نوازا۔ اور ان کے ذریعہ اس برّ اعظم کے مسلمانوں کا سیاسی شیرازہ غیر معمولی رنگ میں متحد کر دیا۔ قائداعظم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ مگر ان کا جو کام سب سے نمایاں ہو کر نظر آتا ہے وہ یقیناً یہی ہے کہ ان کے ذریعے مسلمانانِ ہندوستان (میری مراد تقسیم سے پہلے کا ہندوستان ہے) ایسے سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے جو اس سے پہلے بالکل مفقود تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ قائداعظم کا سب سے بڑا کارنامہ پاکستان کا وجود ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بیشک پاکستان کا وجود ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو غالباً دنیا کی سیاست میں عدیم المثال سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر میری نگاہ قائدِ اعظم محمد علی جناح کے اس کارنامہ کی طرف زیادہ اٹھتی ہے جو خود تو پاکستان نہیں مگر پاکستان کو وجود میں لانے کا سب سے بڑا بلکہ ظاہری اسباب کے لحاظ سے گویا واحد ذریعہ ہے میری مراد مسلمانوں کا سیاسی اتحاد ہے جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اتحاد میں وہ برکت اور وہ طاقت ہے جو دنیا کی اور کسی چیز کو حاصل نہیں۔ قائداعظم سے پہلے ہندوستان کے مسلمان سیاسی لحاظ سے ایک منتشر گلہ کی صورت میں تھے۔ جس کی بھیڑیں دو دو چار کی ٹولیوں میں اِدھر اُدھر پھرتی ہوئی جنگل کے بھیڑیوں کا شکار ہو رہی تھیں اور جو چاہتا ان کی جس ٹولی کو پکڑ کر اپنے پیچھے یا کسی دوسرے کے پیچھے لگا لیتا تھا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے سوادِ اعظم کا سارا زور آپس کے تفرقہ اور انشقاق کی نذر ہو رہا تھا اور اسلام کا ہوشیار دشمن مسلمانوں کی اس کمزوری سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں مصروف تھا۔ مگر خدا نے۔ ہاں ہمارے علیم و قدیر خدا نے محمد علی جناح کو یہ توفیق عطا کی کہ اس کے ذریعہ ہندوستان کے بچانوے فیصدی مسلمان سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے اور جب یہ اتحاد قائم ہو گیا۔ تو پھر اس اتحاد کا وہ لازمی اور طبعی نتیجہ بھی فوراً ظہور میں آ گیا۔ جو ازل سے مقدر تھا۔ یعنی فریق مخالف نے ہتھیار ڈال کر مسلمانوں کے متحدہ مطالبہ کو مان لیا۔ کیونکہ دس کروڑ کی قوم کے متحدہ مطالبہ کو رد کرنا دنیا کی کسی طاقت کے اختیار میں نہیں ہے۔ پس میں قائداعظم کے کارناموں میں مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو نمبر ۱ پر رکھوں گا اور پاکستان کے وجود کو نمبر ۲ پر اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر عقلمند شخص میرے اس نظریہ سے اتفاق کرے گا۔

## قائدِ اعظم کا عزم و استقلال

مسلمانوں کے سیاسی اتحاد اور پاکستان کے وجود کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کا سب سے بڑا کام اور سب سے بڑا وصف ان کا عزم و استقلال تھا۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کے رستہ میں بعض اوقات ایسی ایسی مشکلات پیش آئیں کہ وہ اکثر انسانوں کو بے دل کرتے اور ہمت ہار کر سمجھوتہ کر لینے پر مجبور کر دیتی ہیں مگر قائداعظم محمد علی جناح ہمیشہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے اور مسلمانوں کی کشتی کو نہایت عزم و استقلال کے ساتھ چلاتے اور ارد گرد کی چٹانوں سے بچاتے ہوئے منزلِ مقصود پر لے آئے بعض اوقات درمیان میں ایسے نازک مواقع بھی آئے کہ جب دنیا نے انہیں بظاہر سمجھوتے کی طرف مائل ہوتے ہوئے محسوس کیا اور گو وقتی حالات کے ماتحت وقتی سمجھوتے قابلِ اعتراض نہیں ہوتے مگر بعد کے حالات نے بتا دیا کہ یہ صرف فریقِ ثانی کے ساتھ گفت و شنید کا ایک حکیمانہ انداز تھا۔ اور یہ کہ آخری مقصد کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق دہلی کے مشہور اخبار ہندوستان ٹائمز نے مسٹر جناح کی وفات پر تبصرہ کرتے ہی یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ”مسٹر جناح نے دنیا کے سب سے بڑے سیاستدان (غالباً پنڈت نہرو کی طرف اشارہ ہے) کے ساتھ زور آزمائی کی اور اس مقابلہ میں فتح پائی“۔

## سب کے ساتھ مساویانہ سلوک

قائداعظم محمد علی جناح کا تیسرا نمایاں وصف ہر قسم کی پارٹی بندی سے بالا ہو کر غیر جانبدارانہ انصاف پر قائم رہنا تھا۔ یہ وصف بھی قومی ترقی اور ملکی استحکام کے لئے نہایت ضروری چیز ہے اور پاکستان کے سب سے پہلے گورنر جنرل نے اس معاملہ میں بہترین مثال قائم کر کے پاکستان کی حکومت کے لئے ایک دائمی مشعل راہ پیدا کر دی ہے۔ قائداعظم کے نزدیک پاکستان کے شیعہ اور سنی۔ احمدی اور اہلِ حدیث۔ پارسی اور عیسائی اور پھر نام نہاد اچھوت اور غیر اچھوت سب ایک تھے اور ان کے لئے صرف یہی ایک معیار قابلِ لحاظ تھا کہ ایک شخص کام کا اہل ہو اور یہ وہی زرّیں معیار ہے جس کی طرف قرآن شریف نے ان مبارک الفاظ میں توجہ دلائی۔ اے مسلمانو خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ چونکہ حکومت کے عہدے ایک ملکی امانت ہیں۔ پس تم ہمیشہ اس امانت کو اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو خواہ وہ کوئی ہوں۔ اور پھر جو شخص کسی عہدہ پر مقرر ہو

باقی صفحہ ۱۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبینِ آرزو بدلی نہ سنگِ آستاں بدلا
ترے رنگِ تغافل سے مرا رنگِ فغاں بدلا

وہی گلچیں وہی صیّاد اب بھی ہے گلستاں میں
ہُوا کیا موسمِ گُل سے اگر دَورِ خزاں بدلا

حوادث نے کچھ ایسے رنگ میں طرحِ ستم ڈالی
نہ چشمِ خونفشاں بدلی نہ قلبِ نیم جاں بدلا

مقدّر کی پریشانی رہی پھر بھی پریشانی
بدلنے کو اگرچہ بارہا دَورِ جہاں بدلا

پڑا رہنے دے اب اس کو اسی حالت میں چارہ گر
بڑی مشکل سے کروٹ یہ مریضِ ناتواں بدلا

مری عمرِ رواں نے کس سفینے کا جنم پایا
کہ ساحل پر پہنچ کر بھی نہ سیلِ بیکراں بدلا

نہ بدلی پھر بھی خوئے شعلہ باری برقِ سوزاں کی
جہاں تک ہو سکا ہم نے مقامِ آشیاں بدلا

نہ وہ ساقی نہ وہ صہبا نہ وہ محفل رہی باقی
مرے آتے سے میخانے ہی دَورِ میکشاں بدلا

مصلح الدین احمد راجیکی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے.... یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ مَیں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے۔ اگر مَر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مَروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے..... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"
(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ ۳۶۹، ۳۷۰)

جشن آزادی

# مُنادی

منادی کرا دو۔ کوئی دف بجا دو
جبیں پر مقدّر کے تارے سجا دو

کوئی آج محفل میں رونے نہ پائے
بساطِ شبِ غم اُٹھا دو اٹھا دو

یہاں منزلوں نے جُھکایا تھا سر کو
یہاں ایک چھوٹی سی کُٹیا بنا دو

کوئی راہرو بھول جائے نہ رستہ
چراغِ وفا ایک اس میں جلا دو

کوئی پاؤں زخمی نہ ہو جائے لوگو
کہ رستہ کا ہر ایک پتھر ہٹا دو

ہَوا میں دِیا کوئی جلتا ہے کیسے؟
مقدّر کی یہ جیت سب کو دکھا دو

ہَوا میں جو جلتا چلا آ رہا ہے
دِیے سے دِیا پھر جلا دو جلا دو

جہاں سج کے دیپک کہیں جِھلملائیں
وہاں تم دِلوں کے اُجالے مِلا دو

کہیں تیرگی کا جو سایہ ملے تو
اُسے اشکِ غم سے مٹا دو مٹا دو

وفا کا جہاں کوئی نغمہ بھی گونجے
وہیں دل کی آنکھوں کی چلمن گرا دو

یہاں چاند بے داغ بن بن کے اُبھرے
ہر اِک داغ چندا کے دل سے مٹا دو

اندھیروں سے کہہ دو اِدھر اب نہ آئیں
کوئی جگمگاتا سا سورج دکھا دو

کوئی ایک بھی بیچ میں ہو نہ باقی
کہ دیوارِ نفرت کی ہر اِک گرا دو

بہت دُور خاموشیوں میں صدا دو
ہر اِک دل کو اُلفت کا نغمہ سنا دو

بچھڑ کے بھٹک کے نہ رہ جائے کوئی
صدا دو صدا دو، صدا دو صدا دو

کہیں دفن کر دو کدورت دلوں کی
محبت سے اِک بار سب مسکرا دو

یہ دن آج کا ساتھیو! صد مبارک
سبھی مسکرا دو سبھی مسکرا دو

فہمیدہ منیر

ملے وطن کی محبت کا جو صلہ بھی ملے
کسی کے دستِ ستم سے کھلے کہ زخم سِلے
ہمارا خون پسینہ نکھار دے گا اسے
اسی لئے تو ہیں غیروں کو ہم سے شکوے گلے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بولان میڈیکل اینڈ سکن کلینک

خاکسار نے اپنا کلینک رحمت بازار سے اپنی رہائش گاہ واقع دارالصدر جنوبی بالمقابل لنگرخانہ نزد نصرت گرلز سکول ربوہ منتقل کرلیا ہے۔ اوقات کلینک

گرما شام ۵ تا ۹ بجے

سرما شام ۴ تا ۸ بجے

ناغہ: بروز بدھ جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے

ڈاکٹر مبین الحق خان میڈیکل آفیسر

فضل عمر ہسپتال ربوہ

## حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ

نزد شیزان بیکری۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

موسم گرما کے اوقات کار:

اتوار سے جمعرات تک صبح ۹½ بجے سے ۱۲ بجے تک

شام ۵½ بجے سے ۷½ بجے تک

ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہا کریگا

ہر مہینہ کے آخری پیر کے دن دواخانہ بند رہا کریگا

خاکسار: ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ

حال لاہور

---

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے اُمید کی کرن

**اٹھراء کی گولیاں** | **نرینہ اولاد کیپسولز** بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے | بہتر معدہ کیلئے مفید گولیاں **ایچ۔کے۔این** گیس، سینے کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

طاقت کا سرچشمہ **گولڈن پلز** پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے لئے بے حد مقوی آزمودہ

**دواخانہ محافظ صحت** مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک اوکاڑہ۔ برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۴ مین سٹریٹ اوکاڑہ

---

قدیمی ۔ اولین ۔ مشہورہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

## دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: D-1-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

---

- بیکری ۔ مشروبات اور واشنگ پوڈر

گھریلو ضروریات کیلئے خود گھر پر ارزاں بنائیں۔

بیکری کیلئے: بیکنگ پوڈر۔ ایسنس۔ خستہ۔ ناریل پوڈر۔ کوکو پوڈر وغیرہ۔

مشروبات کیلئے: فوڈ کلرز۔ ایسنس۔ سٹرک ایسڈ وغیرہ۔

واشنگ پوڈر کیلئے: تنسا پوڈر۔ لیسا پول۔ خوشبو و دیگر اشیاء۔

خط لکھ کر یا بذریعہ وی پی پی گھر پر منگوائیں

مشورہ مفت جوابی لفافہ سے حاصل کریں۔

نوٹ: بہترین غیر ملکی معیار کے مطابق **شیمپو** بھی دستیاب ہے۔

**نصیر برادرز** صابن بازار فیصل آباد

فون: دکان: ۲۸۳۱۵ رہائش: ۴۸۳۱۵

---

لاہور میں لیزر پرنٹر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ

آپ کا اپنا

## سلورلنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودا جات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام

پابندئ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷

Concept Advertisers

---

## صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

- بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے) — BABY TONIC 10/-
- بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے) — BABY GROWTH COURSE 30/-
- کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے) — BODY BUILDING COURSE 100/-
- چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے) — DWARFISHNESS COURSE 100/-
- بول بستری کورس — BED URINE COURSE 35/-
- مٹی چھوڑ کورس — MITI CHOUR COURSE 20/-
- سوکھا پن کورس (بچوں کا) — MARASMAS COURSE 50/-
- آہستہ دانت نکالنا کیور — SLOW DENTITION CURE 20/-
- بے ترتیب دانت کیور — IRREGULAR TEETH CURE 20/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

- لاہور: کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ ۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار ۔ راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ۔ پشاور: ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 ۔ کوئٹہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار ۔ کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ۔ حیدر آباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۔ گوجرانوالہ: کیور یٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

## کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

---

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مرکز سلسلہ میں خدمت کے چھبیس ۲۶ سال

زیورات کی دنیا میں منفرد نام

میاں نسیم احمد طاہر

## گولڈ سمتھ

شاہد مارکیٹ

اقصیٰ روڈ

ربوہ

فون دکان

۸۳۷

فون گھر

۷۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

# حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو کی ایک اہم خدمت

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب جماعت احمدیہ کے جیّد علماء کرام میں سے تھے۔ آپ کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔ بیرون از ملک آپ کی نمایاں خدمات میں لندن میں امام بیت الفضل کے طور پر تحریکِ پاکستان کے اہم دنوں میں خدمات انجام دینا بھی شامل ہے اس کے علاوہ دیارِ عرب میں مربی سلسلہ کے طور پر آپ کی خدمات بھی قابلِ قدر اور یادگار ہیں۔ پاکستان میں جماعتی عہدوں کے لحاظ سے آپ کی خدمات بطور ناظر اصلاح و ارشاد نمایاں رہیں۔

حضرت مولانا زبردست عالمِ دین، شعلہ بیان مقرر، اور کئی کتب کے مصنف تھے۔ مختلف حیثیتوں سے آپ کو جن اہم جماعتی خدمات کی توفیق ملی وہ بلاشبہ قابلِ رشک ہیں اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

محترم مولانا کی جلسہ سالانہ کی تقاریر یادگار حیثیت رکھتی تھیں ۱۹۴۹ء میں آپ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۸ دسمبر کو ربوہ میں "پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی جس میں قیامِ پاکستان کی تاریخ اور اس میں جماعت احمدیہ کے شاندار کردار پر روشنی ڈالی یہ تقریر بعد ازاں کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ ۸۰ صفحات کی یہ تقریر تاریخ پاکستان کا ایک اہم باب ہونے کے علاوہ تاریخ احمدیت کی بھی ایک گراں قدر دستاویز ہے۔ جس میں حضرت مولانا نے قیامِ پاکستان کی لگ بھگ سو سالہ تاریخ کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ اس تقریر کا ایک مختصر سا اقتباس پیشِ خدمت ہے — ادارہ

## ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل

نومبر ۱۹۳۰ء کو پہلی گول میز کانفرنس کا ہونا قرار پایا۔ اور حکومت نے اس امر کا اعلان کیا کہ اس کانفرنس میں کوئی خاص سکیم غور کرنے کے لئے معیّن نہیں کی جائے گی۔ مگر امام جماعت احمدیہ نے اپنی دور بین نظر سے بھانپ لیا کہ اس کانفرنس میں سب سے زیادہ توجہ سائمن کمیشن کی رپورٹ حاصل کرے گی۔ چنانچہ آپ نے اس خیال سے ایک مبسوط کتاب "ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" لکھی۔ جس میں آپ نے سائمن کمیشن رپورٹ پر مفصّل تبصرہ لکھا۔ اور مسلمانوں کے تحفظات کے متعلق مطالبات کا بدلائلِ قاطعہ معقول ہونا ثابت کیا۔ اور جس طرح نہرو رپورٹ پر تبصرہ کا انگریزی اور اردو ایڈیشن شائع کر کے انگلستان اور ہندوستان کے لیڈروں کو پہنچایا گیا تھا۔ اسی طرح اس کتاب کا انگریزی اور اردو ایڈیشن شائع کیا گیا۔ اور برطانوی پارلیمنٹ اور گول میز کانفرنس میں شامل ہونے والے ممبروں کو یہ کتاب پہنچائی گئی اس وقت مسلمانوں کی طرف سے کوئی کتاب شائع نہ ہوئی تھی۔ جو مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات اور ان کی معقولیت سے انگریز سیاسی لیڈروں کو آگاہ کرتی۔ اس لئے اس کتاب کے بر موقع شائع ہونے کی وجہ سے تمام مسلمان لیڈروں نے امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ بیسیوں مسلمان اور انگریز لیڈروں نے خطوط کے ذریعہ شکریہ ادا کیا۔ اخبارات میں عمدہ پیرایہ اور تشکرانہ لہجہ میں اس پر ریویو کئے گئے۔ صرف دو تین کا ذیل میں اقتباس پیش کرتا ہوں:۔

(۱) سر جون رومر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا:۔

"سائمن کمیشن کی تجاویز پر یہ ایک مفصّل تنقید ہے جو میری نظر سے گزری ہے۔ میں اس اخلاص اور معقولیت اور وضاحت کی داد دیتا ہوں جس سے کہ امام جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور میں ہز ہولی نس کے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے اس امر کے متعلق بلند خیال سے بہت متأثر ہوا ہوں۔"

(۲) آنریبل پیٹرسن۔ سی۔ ایل۔ ایس۔ آئی نے لکھا:۔

"یہ تصنیف موجودہ گتھی کے لئے ایک دلچسپ اور قابلِ قدر کوشش ہے۔ مسلمانوں کا نقطۂ نظر اس میں بہت وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔"

(۳) مسٹر ایل۔ ایم ایمری نے جو بعد میں وزیرِ ہند ہوئے لکھا:۔

"میں نے اس کتاب کو بہت دلچسپی سے پڑھا ہے اور میں اس روح کو جس کے ساتھ یہ کتاب لکھی ہے۔ اور نیز اس محققانہ قابلیت کو جس کے ساتھ ان سیاسی مسائل کو حل کیا گیا ہے نہایت قدر سے دیکھتا ہوں۔"

مسلمان لیڈروں میں سے چند کی آراء کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے:۔

(۱) ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب آف علیگڑھ نے لکھا:۔

"میں نے جناب کی کتاب نہایت دلچسپی سے پڑھی۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کی یورپ میں بکثرت اشاعت فرمائیں۔ ہر ایک ممبر پارلیمنٹ کو ایک ایک نقل ضرور بھیج دی جائے۔ اور ہندوستان کے ہر مدیرِ اخبار کو بھی ایک ایک نسخہ ارسال فرمایا جائے۔ اس کتاب کی ہندوستان کی نسبت انگلستان میں زیادہ ضرورت ہے۔ جناب نے اسلام کی ایک اہم خدمت سرانجام دی ہے۔"

(۲) سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب ایم، ایل، اے کراچی نے لکھا:۔

"میری رائے میں سیاسیات کے باب میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی ہیں ان میں کتاب 'ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل' بہترین تصانیف میں سے ہے۔"

(۳) ڈاکٹر سر محمد اقبال نے لکھا:۔

"تبصرہ کے چند مقامات کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ نہایت عمدہ اور جامع ہے۔"

(۴) اخبار انقلاب نے ۱۶ نومبر ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں لکھا:۔

"جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کا کام تھا جو مرزا صاحب نے انجام دیا۔"

(۵) مدیر سیاست نے اپنی اشاعت مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء میں لکھا:۔

"مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب بشیر الدین محمود احمد صاحب نے میدانِ تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت و افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے۔ اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں آپ نے جس اصولِ عمل کی ابتداء کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراجِ تحسین وصول کر کے رہتا ہے۔ آپ کی سیاست کا ایک زمانہ قائل ہے۔

اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں سائمن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے میں مسائلِ حاضرہ پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے مدلّل بحث کرتے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق استدلال سے مملو کتابیں شائع کرنے کی صورت میں آپ نے بہت ہی قابلِ تعریف کام کیا ہے۔"

(۶) ایڈیٹر اخبار "ہمت" لکھنو نے ۵ دسمبر ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں لکھا:۔

"ہمارے خیال میں اس قدر ضخیم کتاب کا اتنی قلیل مدّت میں اردو میں لکھا جانا، انگریزی میں ترجمہ ہو کر طبع ہونا، اغلاط کی درستی، حروف کی صحت اور اس سے متعلقہ سینکڑوں دقتوں کے باوجود تکمیل پانا اور فضائی ڈاک پر لنڈن روانہ کیا جانا اس کا بیّن ثبوت ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایک ایسی جماعت ہے جو کہ اپنے نقطۂ نظر کے مطابق اپنے فرائض سمجھ کر وقت پر انجام دیتی ہے اور نہایت مستعدی اور تندہی کے ساتھ۔ غرضیکہ

باقی صفحہ ۱۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

# تاریخِ پاکستان کے ارتقائی مراحل

## تشکیلِ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات

سن ۱۶۰۰ عیسوی میں جب برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد لندن میں رکھی گئی تو کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ کمپنی "سونے کی چڑیا" یعنی ہندوستان کی مستقبل کی حکمران ہوگی اور کروڑوں زندگیوں کے مستقبل کی تعمیر و تخریب اس کے دم قدم پر منحصر ہو کر رہ جائے گی۔

۱۶۱۳ء میں جب مغل شہنشاہ جہانگیر نے سورت کے مقام پر ایسٹ انڈیا کمپنی کو پہلی تجارتی کوٹھی قائم کرنے کا اجازت نامہ دیا تب بھی کسی کو معلوم نہ تھا کہ کاتب تقدیر اس کے بعد کیا تحریر رقم کرے گا۔

۱۶۸۰ء میں جب مغل شہنشاہ اورنگ زیب نے اس کمپنی کے تجارتی مال پر مختلف رعایتیں دینے کا اعلان کیا تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ تجارتی کمپنی اس کی آنکھیں بند ہونے کے صرف پچاس سال بعد بنگال پر سیاسی اقتدار حاصل کر لے گی (۱۷۵۷ء) اور اس کے ایک سو سال بعد مغل سلطنت کا آخری علامتی بادشاہ بہادر شاہ ظفر اس کی فوجوں کے آگے دم توڑ دے گا (۱۸۵۷ء) غرضیکہ تجارت کے نام سے آغاز کرنے والی ایسٹ انڈیا کمپنی بالآخر سیاسی حکمران بن کر ہندوستان کے سیاہ و سفید کی مالک بن گئی۔ اگرچہ اب اس کا نام ایسٹ انڈیا کمپنی نہیں رہا تھا بلکہ یہ ملک براہ راست تاج برطانیہ کی سیاسی محکومی میں آ گیا تھا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ اگرچہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ جدوجہد تھی لیکن ہندو انگریزوں کو یہ تاثر دینے میں کامیاب ہو گئے کہ یہ دراصل مسلمانوں کا کام تھا اور اس کوشش میں انہوں نے بڑی تیزی سے انگریزوں کا اعتماد حاصل کر لیا۔ اس وقت جبکہ مسلمان اپنے اقتدار کے خاتمے سے رنجیدہ تھے وہاں ناسمجھ لوگوں نے انگریز سے قطع تعلق کی مہم اس طرح چلائی کہ انگریزی پڑھنا سیکھنا یا انگریز سے محبت و دوستی کو وطن سے دشمنی قرار دیا جانے لگا۔ یہ ایک نہایت ہی خطرناک طرز عمل تھا کیونکہ اس کے نتیجے میں مسلمان امور حکومت و سلطنت سے بیگانہ ہو کر پیچھے ہٹتے گئے اور ہندو آگے بڑھ کر انگریز کے دست و بازو بن گئے۔ اس صورتحال میں سب سے پہلے مسلمان سیاسی لیڈر سر سید احمد خان تھے جنہوں نے علمی میدان اور سیاسی میدان میں مسلمانوں کو بیدار کیا اور ایک ہوشیار جرنیل کی طرح اپنی کمزور فوجوں کو سامنے آکر لڑانے کی بجائے دفاعی حکمت عملی کے تحت اپنے مورچے مضبوط کرنے پر متوجہ کیا۔

انگریزی اقتدار مستحکم ہونے کے ساتھ ہی مسلمانوں کو جو احساس انگریزی محکومی کے احساس کے ساتھ ساتھ تکلیف دینے لگا اور جو بعد ازاں قیام پاکستان پر منتج ہوا وہ ہندوؤں کی بالادستی کا احساس اور اپنی محرومی کی فکر تھی۔ چنانچہ اگر انیسویں صدی کے آغاز میں سرکاری ملازمتوں میں ہندوؤں اور انگریزوں کی مجموعی تعداد کے برابر مسلمان تھے تو ۱۸۶۸ء میں یہ زبردست تبدیلی آگئی تھی کہ ۲۴۰ دیسی ملازمین میں صرف ایک مسلمان تھا۔ ۱۸۷۱ء میں ۲۱۰ ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمان اعلیٰ سرکاری ملازمین کی تعداد صرف ۴۴ تھی۔

یہ تھا وہ پس منظر جس کو بعد کے حالات کے ارتقائی مراحل کو سمجھنے کے لئے ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

۱۸۸۵ء میں انڈین نیشنل کانگرس کی تشکیل کی گئی جس میں بعض سرکردہ مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔ لیکن اس کے دوسرے ہی اجلاس سے پہلے سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو خبردار کر دیا کہ وہ کانگرس سے الگ تھلگ رہیں۔

ایک عجیب اور حیران کن بات یہ ہے کہ اکثر مسلمان رہنما ابتداء میں ہندو مسلم اتحاد کے علم بردار رہے لیکن بعد میں صرف مسلمانوں کی بہبود کے لئے وقف ہو کر رہ گئے۔ سر سید احمد خان غالباً اس کی سب سے پہلی مثال تھے۔ بلکہ سر سید نے تو یہ تک کہہ دیا کہ مسلمان سیاست میں حصہ ہی نہ لیں کیونکہ اپنی موجودہ علمی پستی کی وجہ سے چونکہ وہ ہندو کے مقابلے میں شکست کھائیں گے لہٰذا پہلے تعلیمی مضبوطی حاصل کر کے پھر سیاست میں حصہ لیا جائے۔

مسلمانوں کے حقوق کی پامالی کی فضا میں اصلاح احوال کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو ۳۵ مسلمانوں پر مشتمل ایک وفد نے سر آغا خان کی قیادت میں شملہ میں وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملاقات کی اور ان پر مسلمانوں کے حقوق دلائے جانے پر زور دیا۔ ان دنوں چونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو بلدیاتی اداروں اور دیگر ملکی اداروں میں انتخابات کی بالکل ابتدائی صورت کی تجاویز سامنے آ رہی تھیں لہٰذا مسلمانوں کے وفد نے مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کے انتخابات ہندوؤں سے مخلوط نہ ہوں بلکہ مسلمانوں کی نشستیں مقرر کی جائیں اور جداگانہ بنیادوں پر مسلمان نمائندوں کو مسلمان ہی منتخب کریں۔ جداگانہ انتخاب کا مطالبہ مسلمانوں کی سیاسی آزادی کی وہ بنیادی اینٹ تھا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے حقوق محفوظ ہوئے اور وہ ہندوستان کی سیاسی فضا میں اپنا تشخص باقی رکھنے میں کامیاب ہو گئے۔ ورنہ مشترکہ انتخاب کا تو یہ حال تھا کہ پورے پنجاب میں جو مسلمانوں کا اکثریتی صوبہ تھا ایک بھی نشست مسلمانوں کو نہ مل سکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی چند ماہ کے بعد مسلمانوں نے اپنی سیاسی تنظیم مسلم لیگ قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کی بات ہے۔

آخر ۱۹۰۹ء میں مسلمانوں کا جداگانہ انتخاب کا اصول رسمی طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ یہ مسلم لیگ کی بلاشبہ زبردست جیت تھی۔ دوسرا مسئلہ جس کی طرف مسلم لیگ نے فوری توجہ دی وہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی جائز نمائندگی تھی۔

سیاسی جدوجہد کا اگلا مرحلہ حکومت کے معاملات میں افراد وطن کی شرکت منوانا تھا۔ اصطلاحاً اسے حکومتِ خود اختیاری کی جدوجہد کہا جاتا ہے۔ یہ اب وہ دور آ گیا تھا جب قائداعظم محمد علی جناح ہندوستانی سیاست میں نووارد تھے اور سر سید کے بعد اب مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی وغیرہ صاحبان کے سر تھا۔

۱۹۱۱ء میں مسلمانوں کو ایک عالمی مسئلے کا سامنا ہوا جبکہ بلقان کی ریاستوں نے جو ترکی کے زیر اثر تھیں۔ ترکی کے خلاف بغاوت کر دی۔ ان کو برطانیہ اور دیگر مغربی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل تھی ہند کے مسلمان مضطرب ہو کر اٹھے اور خلیفہ ترکی کے حق میں پرزور آواز بلند کی اس مناقشے کا فائدہ مسلمانان ہند کو یہ حاصل ہوا کہ وہ بحیثیت مسلمان اپنی ایک علیحدہ اور پرزور حیثیت نمایاں کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ساتھ ہی یہ بھی بات سامنے آگئی کہ برطانیہ مسلمانوں کا دشمن ہے۔

ملک میں سیاسی حقوق کی جدوجہد کا اگلا مرحلہ یوں سامنے آیا کہ مستقبل کے سیاسی نقشے کے لئے کانگرس اور مسلم لیگ نے متحد ہو کر میثاق لکھنؤ کے نام سے سیاسی تجاویز پیش کر دیں۔

فی الحقیقت یہ تجاویز بعد میں ناکام ثابت ہوئیں کیونکہ ان میں اگرچہ ہندو اکثریتی صوبوں میں مسلمانوں کو ان کے حصے سے تھوڑا زائد دے دیا گیا تھا لیکن بنگال اور پنجاب کے مسلم اکثریتی صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت تسلیم نہیں کی گئی تھی۔

جنگ عظیم اول ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۹ء کا اختتام ترکی کی مسلمان خلافت کے حق میں اچھا نہ ہوا۔ مسلمانوں کو جو ہمیشہ سے خلافت کے والہ و شیدا رہے تھے ایک بار پھر ترکوں سے اور خلافت کی بقا سے ہمدردی پیدا ہوئی اور ۱۹۱۹ء میں آل انڈیا خلافت کمیٹی قائم ہوئی جو برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی تاریخ میں آج بھی ایک زبردست سنگ میل قرار دی جاتی ہے۔ ملک کے طول و عرض میں زبردست بیداری اس تحریک کا نتیجہ تھی۔ جلسے جلوس اخبارات کے سنسنی خیز کالم غرضیکہ ملک بھر میں ایک سیاسی بھونچال آگیا جس کی قیادت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی۔ اور گلی گلی یہ نعرہ گونجنے لگا۔

بولی اماں محمد علی کی۔!
جان بیٹا خلافت پہ دے دو

محمد علی جوہر اس تحریک کے سربراہ تھے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ جن ترکوں اور جس خلافت کی حمایت میں ہزاروں مسلمانوں نے جیلیں کاٹیں۔ بے شمار نے جانیں دیں اس خلافت کی صف ہی سلطان ترکی نے لپیٹ دی۔

یہ دور برصغیر کی سیاسی تاریخ میں ہندو مسلم اتحاد کا دور تھا۔ اس دور میں مسلمانوں کو سیاسی بیداری کی مشق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ نقصانات تو بے شمار تھے۔ تحریک خلافت کے تتمہ تحریک ہجرت نے تو مسلمانوں پر بے حد ستم توڑے کم و بیش ۱۸ ہزار مسلمانوں نے اپنی جائدادیں اونے پونے بیچ کر افغانستان کا رخ کیا تاکہ خلیفہ ترکی کے لئے جہاد میں شامل ہوں۔ سینکڑوں راستے میں ختم ہو گئے۔ ہزاروں بے نیل و مرام واپس آئے۔ واپس آنے والوں کی بے چارگی اور بے بسی دیدنی تھی۔ سیاسی جدوجہد صفر ثابت ہوئی۔ جائیدادیں نوکریاں ہاتھ سے گئیں اور سینکڑوں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس جدوجہد میں ہندو بھرپور طور پر ان کے ساتھ تھے!! یہ تحریک ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۴ء تک جاری رہی۔

تحریک خلافت کے اختتام پر ہی ہندو مسلم محبت کا دور برصغیر کی سیاست میں سے (غالباً) ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔

۱۹۱۹ء میں جو انڈیا ایکٹ نافذ کیا گیا تھا اس میں یہ کہا گیا تھا کہ دس سال کے بعد ایک کمیشن یہ جائزہ لے گا کہ ہندوستانیوں کو حکومت خود اختیاری کی کس حد تک صلاحیت حاصل ہے چنانچہ ۱۹۲۷ء کے نومبر میں حکومت برطانیہ نے انگریزوں پر مشتمل ایک کمیشن برطانیہ سے ہندوستان بھیجا جسے سائمن کمیشن کا نام دیا گیا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں نے اس کا بائیکاٹ کیا کیونکہ اس میں کوئی ہندوستانی شامل نہ تھا

## سائمن کمیشن کی آمد پر اہل وطن کی راہنمائی

حضرت فضل عمر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اس موقعہ پر ایک کتابچہ "مسلمانانِ ہند کے امتحان کا وقت" شائع فرما کر مسلمانان ہند کی رہنمائی کے لئے اہم تجاویز پیش کیں۔ اس میں جداگانہ انتخابات کی حمایت، پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کی حفاظت جیسے نکات پیش کئے یہ رسالہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع کیا گیا۔ اس میں حضرت فضل عمر نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ کمیشن کا بائیکاٹ نہ کریں۔ حضور کی دلیل یہ تھی کہ اس بائیکاٹ سے ہندوؤں کو فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ انگریز ہندوؤں کے مؤقف سے تو پہلے ہی آگاہ ہیں لیکن مسلمانوں کے خیالات ابھی تک ان پر واضح نہیں ہو سکے۔ سائمن کمیشن کی آمد پر ہندوؤں کی طرف سے نہرو رپورٹ کے نام سے برصغیر کے لوگوں کی طرف سے مشترکہ سیاسی تجاویز پیش کی گئیں۔ فی الحقیقت یہ ہندوؤں کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز تھیں جن میں مسلمانوں کا عملاً کوئی دخل نہ تھا۔ اس لئے مسلمانوں نے ان کو قبول نہ کیا۔ یہ رپورٹ ۱۹۲۸ء میں پیش ہوئی۔

## نہرو رپورٹ پر تبصرہ

نہرو رپورٹ بدیہی طور پر مسلمانوں کے حقوق سلب کرنے کی کوشش تھی۔ حضرت فضل عمر کی دور رس نگاہیں اس رپورٹ کے مضمرات کو فوراً بھانپ گئیں۔ آپ نے فوراً اس رپورٹ پر ایک مبسوط تبصرہ لکھا جس میں مسلمانوں کے مطالبات کا ناقابل تردید دلائل کے ساتھ معقول ہونا ثابت کیا اور نہرو رپورٹ کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ اس کتاب کے انگریزی ایڈیشن کی انگلستان میں وسیع اشاعت کی گئی۔

ہندوؤں کی بھرپور کوشش تھی کہ مسلمانوں کا جداگانہ انتخاب کا مطالبہ تسلیم نہ ہونے پائے۔ جماعت احمدیہ کی کوششیں اس مطالبے کو منظور کرانے میں وقف تھیں۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ آپ سے راضی ہو، نے اس رپورٹ میں لکھا۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش نہ کرو۔ جبکہ انگلستان نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہندوستان کو نیابتی حکومت کا حق ہے۔ اس کے لئے جو جائز کوشش کی جائے اس میں اپنے دوسرے بھائیوں کے شریک ہوں۔ مگر جو چیز مجھ پر گراں ہے اور میرے دل کو بٹھائے دیتی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کئے بغیر آئندہ طریق حکومت پر راضی ہو جائیں۔ اس کے نتائج نہایت تلخ اور نہایت خطرناک نکلیں گے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ جب تک کہ دونوں مسلم لیگوں کی پیش کردہ تجاویز کو قبول نہ کر لیا جائے اس وقت تک وہ کسی صورت میں بھی سمجھوتے پر راضی نہ ہوں۔ ورنہ جو خطرناک صورت پیدا ہو گی اس کا تصور کر کے بھی دل کانپتا ہے"

(مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ ص ۳۶)

اس سے اگلے سال مارچ ۱۹۲۹ء میں قائداعظم محمد علی جناح نے جوابی طور پر "جناح کے چودہ نکات" کے نام سے سیاسی تجاویز پیش کیں جن میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا تھا۔ اس میں جداگانہ انتخاب اور مسلمانوں کے اکثریتی صوبوں پنجاب اور بنگال میں ان کی اکثریت کا تحفظ کیا گیا تھا۔ دو متوازی تجاویز میں سے مشترکہ راستہ ڈھونڈنے کے لئے برطانیہ کی حکومت نے گول میز کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا تاکہ ہندوستان میں سیاسی اصلاحات کا مسئلہ افہام و تفہیم سے حل کیا جا سکے۔ اس کے اجلاس نومبر ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء تک لندن میں ہوئے لیکن گول میز کانفرنس کسی خاص نتیجے پر نہ پہنچ سکی۔

## گول میز کانفرنس کے موقع پر قوم کی راہنمائی

اس موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ آپ سے راضی ہو، نے اہل ہند کی رہنمائی کے لئے "ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" کے بارے میں ایک کتاب لکھی جس کی اردو اور انگریزی میں اشاعت کی گئی۔ اس کتاب پر مشہور ادیب اور صحافی مولانا غلام رسول مہر نے لکھا،

"مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے میدانِ تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت و افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے اور سیاست میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں آپ نے جس اصولِ عمل کی ابتداء کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراجِ تحسین وصول کر کے رہتا ہے۔ آپ کی سیاست کا ایک زمانہ قائل ہے اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں مسائلِ حاضرہ پر ...... مدلل استدلال سے مملو کتابیں شائع کرنے کی صورت میں آپ نے بہت ہی قابلِ تعریف کام کیا ہے"

(روزنامہ سیاست ۲۰ دسمبر ۱۹۳۰ء)

## گول میز کانفرنس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا کردار

قائداعظم محمد علی جناح، علامہ اقبال اور سر آغا خان نے مختلف اوقات میں اس کانفرنس میں شرکت کی جو تین سالوں پر محیط تھی۔ لیکن حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تینوں کانفرنسوں میں شرکت کی۔ آپ نے حضرت فضل عمر، اللہ آپ سے راضی ہو، کی رہنمائی میں ہندوستانی مسلمانوں کا کیس اس احسن رنگ میں پیش کیا کہ سارے ملک میں آپکی قابلیت کی دھوم مچ گئی۔

تحریک پاکستان کے مؤرخ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں۔

"گول میز کانفرنس کے ...... مندوبین میں سے سب سے زیادہ کامیاب آغا خان اور چوہدری ظفر اللہ خان ثابت ہوئے"

(اقبال کے آخری دو سال ص ۱۴-۱۵)

ہندو اخبار تیج نے اپنے لندن کے نامہ نگار کے حوالے سے لکھا، "...... ڈیلی گیٹوں میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے خاص شہرت حاصل کر لی ہے ...... وہ اپنی قابلیت کے باعث سر محمد شفیع مسٹر جناح اور ڈاکٹر شفاعت احمد خان پر سبقت لے گئے ہیں"

(بحوالہ الفضل ۷ فروری ۱۹۵۲ء)

اس دوران ۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ نے اپنے سالانہ اجلاس منعقد الہ آباد میں پاکستان کی تجویز ابتدائی طور پر پیش کی۔ یہ تجویز علامہ اقبال نے پیش کی تھی۔

کی مایوسی پر ہوا۔ قائداعظم

گول میز کانفرنس کا اختتام قائداعظم محمد علی جناح ہندوستانی سیاست سے بددل ہو گئے تھے وہ مستقل قیام کے لئے برطانیہ چلے گئے اور عملاً ہندوستانی سیاست سے لاتعلق ہو گئے۔ اس دوران ہندوستان میں لفظ پاکستان کا چرچا شروع ہو چکا تھا۔ اس لفظ کے خالق برطانیہ میں مقیم ایک ہندوستانی طالب علم چوہدری رحمت علی تھے لیکن اس لفظ کے عملی اطلاق کا جو فارمولا انہوں نے پیش کیا وہ یہ تھا کہ برصغیر کو تقسیم کر کے دونوں علاقوں کی آبادیوں کو کاملاً ایک دوسرے ملک میں اس طرح منتقل کر دیا جائے کہ پاکستان میں کوئی ہندو نہ رہے اور ہندوستان میں کوئی مسلمان نہ رہے۔ عملی لحاظ سے یہ تجویز ناقص تھی لہٰذا ان کے منصوبہ پاکستان پر کوئی سنجیدہ توجہ نہ دی گئی۔

## قائداعظم کی سیاست میں واپسی اور جماعت احمدیہ کا کردار

قائداعظم کا مسلمان سیاست سے باہر ہو جانا مسلمانوں کے لئے بہت نقصان کا موجب تھا۔ چنانچہ جہاں دیگر دردمند لوگ قائداعظم کو ہندوستانی سیاست میں واپس لانے میں کوشاں تھے وہاں جماعت احمدیہ نے بھی اس ضمن میں اہم کوششیں کیں چنانچہ سیدنا حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد اللہ آپ سے راضی رہے نے مولانا عبدالرحیم درد صاحب مربی انگلستان کے ذریعے قائداعظم سے رابطہ کیا۔ چنانچہ محترم درد صاحب مارچ ۱۹۳۳ء میں انگلستان تشریف لے گئے تو آپ نے قائداعظم پر وطن واپسی کے لئے خاص زور ڈالا۔ تحریک پاکستان کے ممتاز صحافی اور کالم نگار میاں محمد شفیع صاحب المعروف م۔ش۔ لکھتے ہیں۔

"یہ مسٹر لیاقت علی خان اور مولانا عبدالرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درد امام (بیت الفضل) لندن ہی تھے جنہوں نے مسٹر محمد علی جناح پر زور دیا کہ وہ اپنا ارادہ بدلیں اور وطن واپس آکر قومی سیاست میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس کے نتیجہ میں مسٹر جناح ۱۹۳۴ء میں ہندوستان واپس آئے اور مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں بلامقابلہ منتخب ہوگئے۔"

(پاکستان ٹائمز لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء قائداعظم سپلیمنٹ صII کالم نمبر۱)

قائداعظم ۱۹۳۴ء میں واپس ہندوستان آگئے اور ان کی واپسی پر ان کو مسلم لیگ کا متفقہ لیڈر مان لیا گیا۔ ۱۹۳۵ء میں حکومت برطانیہ نے انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کا اعلان یکطرفہ طور پہ کر دیا۔ اس میں مسلمانوں کا جداگانہ انتخاب کا حق تسلیم کر لیا گیا تھا۔

اس کے تحت ۱۹۳۶/۳۷ء میں انتخابات ہوئے۔ کانگرس نے ہندو اکثریت کے ۶ صوبوں میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ مسلم لیگ جو کہ ابھی اپنی تنظیم نو کے مراحل میں تھی ان انتخابات میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کر سکی۔ تاہم یہ بات ثابت کرنے میں کانگرس ناکام رہی کہ وہ ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی متفقہ جماعت ہے۔ کیونکہ مسلم اکثریت کے دو بڑے صوبوں بنگال اور پنجاب سے کوئی مسلمان کانگرس کی عاملہ کا رکن نہ تھا۔

ان انتخابات میں مسلم لیگ کا رویہ کانگرس سے مفاہمت کا تھا۔ لیکن کانگرس اپنی فتح کے نشے میں مسلم لیگ کو بالکل نظرانداز کرنے پر تُل گئی اور اس طرح سے اس کے بعد کے بقیہ سال ہندو مسلم کشمکش کے نقطۂ عروج کے ایام بن گئے۔

چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلم لیگ نے کھلم کھلا مطالبۂ پاکستان کو اپنی منزل قرار دیتے ہوئے ملک کو تقسیم کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ کانگرس جو کہ اپنی فتح کے نشے میں سرشار تھی اس نے اس مطالبے کو گئو ماتا کی تقسیم کا مطالبہ قرار دے دیا۔

اب وہ وقت آگیا تھا کہ جب قائداعظم محمد علی جناح مسلمانان ہند کی آنکھ کا تارا بنتے جا رہے تھے۔ انہوں نے انتہائی سخت محنت کر کے ملک کے کونے کونے کا دورہ کیا۔ مسلم لیگ کو منظم کیا۔ مطالبۂ پاکستان کی تشریح اور تفسیر میں اپنا بھرپور زور بیان صرف کیا اور یہ ساری جدوجہد قانون اور امن کے دائرے میں رہ کر کی۔

۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہونے سے آزادی اور تقسیم کے مطالبے قدرے پس منظر میں چلے گئے۔ تاہم ۱۹۴۵ء میں جنگ ختم ہونے کے بعد ہندوستانی آزادی کا مسئلہ بالکل واضح ہو گیا تھا۔ اب سوال یہی تھا کہ کیا ہندوستان آزاد ہو گا یا تقسیم ۱۹۴۵ء میں جو انتخابات ہوئے وہ اس معاملے میں فیصلہ کن ثابت ہوئے۔ کیونکہ ہندوستان کے سارے مسلمانوں نے مسلم لیگ کو زبردست اور تاریخی فتح دلا کر گویا مطالبۂ پاکستان کے لئے اپنی متحدہ تائید و حمایت کا اعلان کر دیا۔

## ۱۹۴۵ء کے انتخابات میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مسلم لیگ کی زبردست تائید و حمایت

یہ الیکشن فی الحقیقت پاکستان کے لئے ایک ریفرنڈم کی حیثیت رکھتے تھے۔ جہاں قائداعظم نے اپنا سارا کچھ اس کام کے لئے داؤ پر لگا دیا تھا وہاں جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد بھی مسلم لیگ اور مطالبۂ پاکستان کی حمایت میں تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ آپ سے راضی رہے نے اعلان فرما دیا کہ۔

"آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی تائید کرنی چاہئے۔ تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگریس سے کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری مسلمان جماعتیں ایسا نہ کریں تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ چالیس پچاس سال تک ان کو سنبھلنا مشکل ہو جائے گا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی عقل مند اس حالت کی ذمہ داری اپنے پر لینے کو تیار ہو۔"

(الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مساعی اور جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے نامور مؤرخ اور اہل قلم مولانا رئیس احمد جعفری نے یوں لکھا۔

"مسلم قوم کی مرکزیت پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش، عامۃ المسلمین کی صلاح و فلاح نجاح و مرام کی کامیابی تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کی داعی اور امام الہند؟ نہیں!؟ پھر کون؟ وہ لوگ جن کے خلاف کفر کے فتوؤں کا پشتارہ موجود ہے۔ جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے۔ جن کا ایمان، جن کا عقیدہ مشکوک مشتبہ اور محل نظر ہے۔

کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے ؎

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

(قائداعظم اور ان کا عہد ص ۴۴۲)

## مولانا محمد علی جوہر کا خراج تحسین

اور ان سے پہلے برصغیر ہند و پاک کے نامور مسلم لیڈر ادیب، شاعر، صحافی، مقرر اور سیاست دان جناب مولانا محمد علی جوہر نے حضرت فضل عمر امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ آپ سے راضی ہو، کی ان خدمات کے بارے میں یوں خراج عقیدت پیش فرمایا تھا

"ناشکری ہوگی کہ جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم ..... و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ ..... ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہو گا۔

(ہمدرد دہلی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

۱۹۴۵ء میں الیکشن میں عظیم فتح حاصل کرنے کے بعد بھی قائداعظم نے مسلمانوں کے حقوق کی پاسداری کو ملک کی تقسیم پر ترجیح دی اور وزارتی کمیشن نے ملک کی تقسیم کی بجائے ہندو مسلم آبادی کے حقوق کے تحفظ کا جو منصوبہ ۱۹۴۶ء میں پیش کیا اسے قائداعظم نے اوّل اوّل قبول کر لیا۔ لیکن کانگرس نے جب اس منصوبے کو مسترد کر دیا تو قائداعظم نے بھی اس کو مسترد کرنے کا اعلان کر دیا اور دوبارہ مطالبۂ پاکستان پر پوری قوت سے جم گئے۔

ہندو اور انگریز دونوں کی یہ کوشش کہ پاکستان نہ بننے پائے۔ آخرکار ناکام ہوئی۔ برطانیہ نے ہندوستان کی تقسیم قبول کر لی اور ۱۴ اگست کو پاکستان اور ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان الگ الگ ملک بن گئے۔

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ
جرمن ہومیو علاج
جدید دور کا جدید ترین علاج

بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے "تحفہ" جرمن ہومیو علاج

تمام امراض خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد۔ سر درد۔ شوگر۔ نزلہ زکام۔ قبض۔ اسہال۔ بال گرنا۔ سفید ہونا۔ جوڑوں کا درد۔ موٹاپا۔ مرگی۔ ہسٹریا۔ بلڈ پریشر۔ کیل مہاسے۔ قد کا نہ بڑھنا۔ گیس۔ معدہ جگر۔ پتہ۔ گردہ۔ مثانہ۔ قلب۔ جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں

آپریشن کے بغیر ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض کے علاوہ۔ السر پتھری رسولی۔ گوہڑ اور لواسیر کا کامیاب علاج
جرمن ہومیو علاج

عزیز ہومیوپیتھک سٹور
یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ
پوسٹ کوڈ ۳۵۴۶۰ فون ۱۴۴۱ (۰۴۵۲۴)
اوقات کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء
تعطیل: اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# غزل

اگر آتا نہ ہو انکار پڑھنا
کبھی اس عہد کے اخبار پڑھنا

تم اپنا جھوٹ خود پڑھ کر سُنا دو
ہمیں آتا نہیں سرکار پڑھنا

وفا کے جُرم میں اہلِ وفا کو
کبھی باغی کبھی غدّار پڑھنا

خُدائی کا اگر دعویٰ کیا ہے
دلوں کو بھی بُتِ عیّار پڑھنا

یہی تو ہے جھلک صبحِ ازل کی
کسی چہرے کو پہلی بار پڑھنا

مرا غم بن گیا ہے شہر کا غم
مرے غم کو مرے غمخوار پڑھنا

مری فردِ عمل سب سے چُھپا کر
مرے سیّد، مرے ستّار پڑھنا

تمہی چاروں طرف لکھے ہوئے ہو
کبھی دل کے در و دیوار پڑھنا

مَیں حل کر آرہا ہوں اک جبیں سے
مجھے اے آئینہ بردار پڑھنا

بدل جائے نہ مضطرؔ میرا مفہوم
کبھی مجھ کو نہ اتنی بار پڑھنا

چوہدری محمد علی

---

گُلشنِ ہست و بود کا غیر کو برگ و بار دے
اپنی نظر کے صید کو اپنی نظر کا پیار دے

میری نگاہ کے سوا کوئی نہیں ہے اِس جگہ
بندِ نقاب کھول دے بندِ نقاب اتار دے

یا یہ طلسم توڑ دے گردشِ روزگار کا
یا مرے اختیار میں گردشِ روزگار دے

پیکرِ ناتمام ہوں، حُسنِ تمام کر عطا
شعلۂ نیم سوز ہوں گیسوئے تابدار دے

تیرا زمانہ ہے تہی رُوح کے واردات سے
دل کو سرورِ سوز دے آنکھ کو انتظار دے

خاک بہ سر ہے زندگی چُوم جبینِ آدمی
پاس بُلا کے تُو اُسے عافیتِ کنار دے

تیرے سرور و سوز پہ پیرِ مغاں کی ہے نظر
اُس کی نظر کے سائے میں عمرِ رواں گزار دے

آج نفور و بدگماں آدمی آدمی سے ہے
نوعِ بشر کو ہم نشیں! اپنی نظر کا پیار دے

سعید احمد اعجاز

## نماز خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر نازل ہو) فرماتے ہیں۔

"اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی، کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے۔ جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ
ربوہ

فون
دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

معیار ——— اخلاق ——— خدمت

# حیات سنٹر
گولبازار ربوہ

فون
دکان :- ۹۹۷
رہائش :- ۷۷۹

ہر قسم کی کراکری، کرسیاں، نئے شامیانے، قناتیں، ڈنر سیٹ، صوفہ سیٹ و دیگر سامان (دعوت) کرایہ پر دستیاب ہے ——— پروپرائیٹر: محمد حیات جنجوعہ

# باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور
باجوہ مارکیٹ
گول بازار
ربوہ

فون : دکان ——— 568

ڈے اینڈ نائٹ کار سروس

پروپرائیٹر: مقبول احمد باجوہ

سونے کی بہترین ڈیزائنی کا مرکز

# طاہر گولڈ سمتھ
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

فینسی اور پائیدار زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

فون دکان
۶۴۳
فون رہائش
۷۵۶

پاکستان کے مانچسٹر فیصل آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت میں منفرد اور با اعتماد نام

# NASA

ہمارا تعاون یقیناً آپ کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

ناسا اسٹیٹ ڈیویلپرز اینڈ بلڈرز فیصل آباد

فون : آفس : ۴۴۲۸۶ ، ۴۷-۹۲
رہائش : ۴۳۱۱۵
طالبِ دعا : سہیل مشتاق

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

# شریف احمد بھٹی
# پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ

فون گھر : ۴۴۱ آفس : ۵۲۱

هوالشافی

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز

# الیاس دواخانہ

ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں

مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں

حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان ۔ اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

نئی صدی کی محراب گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

# الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

# Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE. M.A. JINNAH ROAD
KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

# الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آغا سیف اللہ شاہد۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ

# قائداعظمؒ کی نظر میں آئین پاکستان کا خاکہ

برصغیر کے مسلمانوں کے لئے پاکستان نعمت خداوندی کی صورت میں چودہ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشہ پر نمودار ہوا اور آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑی اسلامی مملکت قرار پایا۔ حکومت وقت قوم کو پاکستان کی چوالیسویں سالگرہ پورے تزک و احتشام اور جوش و جذبہ سے منانے کی تلقین کر رہی ہے۔ ملک کے سیاسی۔ اقتصادی اور انتظامی حالات میں ایسی کیفیت ہے کہ ہر باشعور اور حساس شہری ذہنی اذیت اور دلی کرب سے بے اختیاری کے انداز میں بول اٹھتا ہے "پاکستان کا کیا بنے گا؟" تشکیل ملک پر تقریباً نصف صدی گذرنے کو ہے لیکن ہم اپنے آئینی اور سیاسی مسائل کو تاحال حتمی شکل میں طے نہیں کر سکے۔ جس کی وجہ سے پاکستانی قوم ذہنی انتشار میں مبتلا ہو کر مختلف پارٹیوں اور گروہوں میں بٹی ہوئی ہے جن کے نظریات میں شدید تضاد ہے۔

قیام پاکستان کے بعد بانیٔ پاکستان اپنی یک سالہ مختصر سی زندگی میں قوم کو معین شکل میں آئین نہ دے سکے۔ اگر قائداعظم کی سربراہی اور رہنمائی میں آئین بن جاتا تو پھر کسی طالع آزما کے لئے آئین کو منسوخ کرنا یا مفادات کے تابع ہو کر ترامیم کے ذریعہ آئے دن اس کی شکل تبدیل کرنا اتنا آسان نہ ہوتا اور نہ ہی لسانی۔ طبقاتی اور صوبائی عصبیتیں جنم لے کر فساد کا موجب بنتیں۔ ہندو سکھ اور برصغیر کی دوسری اقوام کے شانہ بشانہ تمام مسلمانوں نے بھی ملکی آزادی کے لئے جدوجہد کی اور مصائب کا سامنا کرتے ہوئے مردانہ وار قربانیاں بھی دیں۔ تاہم یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلم لیگ اور قائداعظم کے سیاسی نظریہ کے مقابل میں مسلمانوں میں ایسی مذہبی اور سیاسی جماعتیں بھی تھیں جو کانگرسی نظریہ سے اتفاق کرتے ہوئے متحدہ قومیت کی حامی اور تقسیم ہند کی شکل میں "قیام پاکستان" کی شدید ترین مخالف تھیں۔ قائداعظم کے قلب و فکر میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے جذبات کا جو طوفان موجزن تھا۔ اس کا پرتو آپ کی ایک تقریر کے اقتباس سے عیاں ہے۔

"مسلمانو! میں نے دنیا کو بہت دیکھا۔ دولت۔ عزت۔ شہرت اور آرام و راحت کے لطف اٹھائے۔ میری زندگی کی اب واحد تمنا ہے کہ میں مسلمانوں کو آزاد و سربلند دیکھوں ....

آرزو ہے تو یہی ہے میرا ایمان اور میرا ضمیر گواہی دے کہ جناح تم نے واقعی مدافعت اسلام کا حق ادا کر دیا۔ تم مسلمانوں کی تنظیم۔ اتحاد اور حمایت کا فرض بجا لائے"

۲۵ فروری ۱۹۴۰ء

اس مرد حق پرست کی پر زور مساعی اور دن رات کی جان لیوا محنت آخر کار رنگ لائی۔ مخالف قوتیں ناکام ہوئیں اور پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ قائداعظم کی یہ عظیم الشان کامیابی ان کی سیاسی بصیرت۔ دور اندیشی۔ تدبر اور وسعت فکر کی غماز ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس بلند پایہ اور عظیم شخصیت نے تشکیل پاکستان کے حصول میں حائل گتھیوں کو حل کیا اور اس راہ کی کٹھن منزلوں کو سر کیا۔ پاکستان کے استحکام ترقی۔ خوشحالی اور بقا کے لئے بھی اسی صاحب فکر و نظر کے نظریات ثمر آور ہوں گے۔ قائداعظم کے بیان کردہ اصولوں اور متعین کردہ راہوں سے انحراف کبھی بھی سود مند ثابت نہیں ہوگا۔

قائداعظم جب اس نوزائیدہ مملکت کے سربراہ بنے تو اس وقت آپ کے ذہن میں پاکستان کا آئینی۔ سیاسی اقتصادی اور سماجی نقشہ واضح تھا۔ تحریک پاکستان کی ابتداء سے لے کر آخر تک قائداعظم کے مستحکم نظریات اور ٹھوس اصولوں میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ بانی پاکستان سے جب بھی پاکستان کی بنیاد۔ غرض و غایت یا مقصدیت کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کامل وثوق اور حتمیت کے انداز میں اپنوں اور بیگانوں کے سامنے اس کی دوٹوک الفاظ میں وضاحت فرما دی۔ مسلم لیگ کا سیاسی مشن متعین تھا۔ جس کو آپ نے کبھی بھی سبوتاژ نہیں ہونے دیا۔ آپ مسلمانوں کی علیحدہ قومیت کلچر اور ثقافت کے حامی تھے۔ ان نظریات اور اس سلسلہ میں دیگر مسلم زعماء سے مل کر مساعی کا واحد مقصد برصغیر میں مسلم قوم کے غصب شدہ سیاسی۔ اقتصادی اور سماجی حقوق کی بحالی اور ان کا تحفظ تھا۔ جس کا آخری ذریعہ حصول پاکستان سمجھا گیا۔ آپ پاکستان کو ایک ایسی اسلامی مملکت قرار دیتے تھے جو جدید عصری تقاضوں کے مطابق جمہوری اور فلاحی مملکت ہو جس میں کسی پر رنگ نسل۔ قوم یا مذہب کی بنیاد پر ظلم و زیادتی نہ ہو۔ امور مملکت میں جمہوریت اور معاشرتی انصاف سرفہرست ہو۔

قائداعظم کی دوررس نگاہ نے بھانپ لیا تھا کہ برصغیر میں سیاسی محکومی اور اقتصادی بدحالی کے علاوہ سب سے بڑی بیماری فرقہ وارانہ اختلافات کی بنیاد پر جاہلانہ عصبیت ہے۔ لہٰذا انہوں نے برصغیر میں بسنے والے منتشر مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد "کلمہ توحید" پر رکھی اور مسلم لیگ کے پلیٹ فارم کو متعصب افراد سے پاک رکھا۔ ۵ فروری ۱۹۳۸ء کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی یونین سے خطاب کے دوران آپ نے بیان کیا۔

مسلم لیگ نے کیا کیا؟ لیگ نے آپ کو مسلمانوں کے رجعت پسند عناصر سے نجات دلائی ہے۔ اس نے یہ شعور پیدا کیا ہے کہ مفاد پرستی کا کھیل کھیلنے والے غدار ہیں۔ لیگ نے یقیناً آپ کو مولویوں اور مولاناؤں کے ناپسندیدہ عنصر سے نجات دلائی ہے۔ یاد رہے میں یہ مولویوں کے پورے طبقہ کے بارہ میں نہیں کہہ رہا کیونکہ ان میں بعض ویسے ہی مخلص اور محب وطن ہیں جتنا کوئی اور لیکن ان کا ایک حصہ ایسا ہے جسے گوارا نہیں کیا جا سکتا۔

۱۸ دسمبر ۱۹۴۳ء کو ایک ممتاز یورپی صحافی "بیورلے نکلس" نے انٹرویو کے دوران آپ سے یہ سوال کیا۔

جب آپ مسلمانوں کو ایک قوم کہتے ہیں تو کیا اس کی بنیاد مذہب پر ہے؟ آپ نے جواب دیا کسی حد تک لیکن کلی طور پر نہیں کیونکہ اسلام صرف مذہبی عقائد ہی کا نام نہیں۔ یہ ایک حقیقی اور قابل عمل طرز حیات ہے۔

آپ نے ۲۳ مئی ۱۹۴۴ء کو کشمیر کے صحافیوں سے خطاب کے دوران اس امر پر زور دیا۔

"جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کا تعلق ہے اس میں درج ہے کہ ہر مسلمان بلاتمیز فرقہ و عقیدہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے عقیدہ۔ پالیسی اور پروگرام کو تسلیم کرے"

(بحوالہ اخبار "اصلاح" سرینگر کشمیر ۱۲ جون ۱۹۴۴ء)

۱۹۴۵ء میں نہایت واضح الفاظ میں مسلم لیگ کی پالیسی کو بیان کیا۔

"مسلم لیگ اور میں نے بار بار اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ ہم ہر مسلمان فرقے اور غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ انصاف اور حسن سلوک کے علمبردار ہیں۔ مسلم لیگ کے لئے جملہ مذاہب اور فرقوں کی آزادی کا بنیادی اصول ایک عہد کا درجہ رکھتا ہے اور وہ شروع ہی سے اس کی پابند ہے۔ مسلم لیگ مسلمانوں کے کسی فرقہ یا غیر مسلموں اور اقلیتوں کے مذہب اور عقائد میں کبھی مداخلت نہیں کرے گی۔

(مسٹر جناح کی بعض حالیہ تحریرات اور تقاریر (بزبان انگریزی) جلد ۲ صفحہ ۳۰۶ مؤلفہ جمیل الدین احمد مطبوعہ ۱۹۴۷ء)

۲۷ مارچ ۱۹۴۷ء کو میمن چیمبر آف کامرس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ منصفانہ اور برادرانہ سلوک کیا جائے گا .... جمہوریت مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں ہے اور ہم نے ہمیشہ مساوات اخوت اور استقلال کو پیش نظر رکھا ہے ....

(بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح صفحہ ۲۰۴ مرتبہ پروفیسر حمید اللہ ہاشمی مطبوعہ دسمبر ۱۹۷۶ء)

۴ جولائی ۱۹۴۷ء قیام پاکستان سے پہلے آپ نے اقلیتوں کو کامل تحفظ کی ضمانت عطا فرمائی اور وعدہ کیا "پاکستان میں اقلیتوں کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتی ہوں۔ ان کا مذہب اور ایمان پاکستان میں بالکل سلامت اور محفوظ رہے گا۔ ان کی عبادت کی آزادی میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائے گی۔ ان کے مذہب۔ عقیدے۔ جان و مال اور ان کی ثقافت کا مناسب تحفظ ہوگا وہ بلحاظ رنگ و نسل ہر اعتبار سے پاکستان کے شہری ہوں گے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح صد ۲۲۵

۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو آپ کو پاکستان کی مجلس دستور ساز کا صدر منتخب کیا گیا جس میں آپ نے پاکستانی آئین کے راہنما اصول بیان کئے اور اپنی اُسی پالیسی اور وعدوں کا اعادہ کیا جو آپ نے تحریک پاکستان کے دوران جمہوریت معاشرتی انصاف۔ انسانی مساوات اور اقلیتوں کے تحفظ سے متعلق کئے تھے۔ ہر محب وطن پاکستانی کے لئے دستور ساز اسمبلی میں آپ کی یہ یادگار تقریر آئین پاکستان کی اساس ہے۔

آپ نے فرمایا۔

"میں تہہ دل اور پورے اخلاص سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دستور ساز اسمبلی کا صدر منتخب کیا۔ دستور ساز اسمبلی کے دو بنیادی کام ہیں اوّل ملک کے لئے ایک آئین بنائے دوم۔ یہ کہ ملک کے لئے قانون سازی کرے۔ فرمایا اس لحاظ سے یہ اسمبلی مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ادارہ ہوگی۔۔

۔۔۔۔ حکومت کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ امن وامان قائم کرے تاکہ ہر شخص کی زندگی جائیداد اور مذہبی اعتقادات کی حفاظت کی ذمہ داری ادا ہو۔۔۔۔

دوسری بات ۔۔۔۔ وہ رشوت اور بدعنوانی ہے فی الحقیقت یہ ایک زہر ہے ہمیں لازمی طور پر اسے آہنی ہاتھوں سے کچلنا ہوگا ۔۔۔۔ ذخیرہ اندوزی ایک دوسری لعنت ہے ۔۔۔۔ اس کے بعد جو چیز مجھے دکھ دیتی ہے ۔۔۔ یہ سفارش اور اقربا پروری کی لعنت ہے اس برائی کو ہمیں بے رحمی سے ختم کرنا ہوگا۔

۔۔۔۔ اگر ہم پاکستان کی اس عظیم مملکت کو خرم و خوشحال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم باشندوں خصوصاً عوام اور غرباء کی فلاح و بہبود پر اپنی تمام کوششیں مرتکز کر دیں۔

تقسیم ملک کے باعث جن تلخیوں اور فرقہ وارانہ منافرت نے جنم لیا تھا قائداعظم کی نصیحت تھی ان کو بھول جاؤ اور متحد ہو کر قوم و ملک کی خدمت کرو۔ آپ نے فرمایا۔

تقسیم کے وقت یہ امر ممکن نہ تھا کہ دونوں مملکتوں میں اقلیتوں کا وجود نہ ہو ان کی موجودگی ناگذیر تھی ۔۔۔۔ اگر تم باہم تعاون سے کام کرو گے ماضی کو بھول جاؤ گے اور مخالفتوں کو ترک کرو گے تو تم لازماً کامیاب ہو جاؤ گے ۔۔۔۔

تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ خواہ ماضی میں اس کے تعلقات تمہارے ساتھ کیسے ہی رہے ہوں خواہ اس کا رنگ۔ اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ اوّل۔ دوئم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے جس کے حقوق فرائض بالکل مساوی ہیں ۔۔۔۔

آج بھی بعض ایسی مملکتیں موجود ہیں جن میں ایک خاص طبقے کے خلاف امتیازات اور قیود عائد کی جا رہی ہیں۔ ہم اس بنیادی اصول کی بناء پر آغاز کار کر رہے ہیں کہ تمام شہری ایک مملکت کے مساوی شہری ہیں۔

انگلستان کی مثال دیتے ہوئے فرمایا

"آج ہم بجا طور سے کہہ سکتے ہیں۔ رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ کا کوئی وجود باقی نہیں رہا۔ آج صرف یہ حقیقت موجود ہے کہ ہر شخص برطانیہ عظمیٰ کا شہری ہے۔ ہر شہری کی حیثیت مساوی ہے اور تمام شہری ایک قوم کے افراد ہیں میرے نزدیک اب ہمیں اس نصب العین کو پیش نظر رکھنا ہے۔

پھر تم دیکھو گے کہ کچھ زمانہ گذرنے کے بعد نہ ہندو۔ ہندو رہیں گے اور نہ مسلمان مسلمان رہیں گے۔ مذہبی معنوں میں نہیں کیونکہ وہ تو ہر فرد کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ سیاسی معنوں میں سب ایک مملکت کے شہری ہوں گے۔

پھر فرمایا ۔۔۔۔"آج تم آزاد ہو۔ تم آزاد ہو پاکستان میں تم اپنے مندروں میں آزادانہ جا سکتے ہو اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جانے میں آزاد ہو۔ تمہارا مذہب۔ تمہاری ذات تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ کاروبار مملکت سے اس کا کچھ تعلق نہیں ۔۔۔۔"

قائداعظم نے کراچی بار ایسوسی ایشن سے اپنے خطاب میں فرمایا۔

اسلام سب انسانوں کے لئے انصاف۔ رواداری۔ شرافت دیانت اور عزت کے اعلیٰ ترین اصولوں پر مبنی ہے صرف ایک خدا کا تصور اسلام کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے۔ صرف ایک خدا کا تصور اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے ۔۔۔ اسلام میں انسان انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مساوات آزادی اور اخوت اسلام کے اساسی اصول ہیں۔

(کراچی ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء)

امریکی عوام کے نام پیغام میں پاکستان کے دستور کی مزید اصولی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے ابھی پاکستان کا آئین مرتب کرنا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس آئین کی آخر کار شکل کیا ہوگی لیکن مجھے یقین ہے یہ جمہوری طرز کا آئین ہوگا جس میں اسلام کے بنیادی اصول متشکل ہوں گے ۔۔۔ اس نے انسانی مساوات۔ عدل اور ہر شخص سے منصفانہ برتاؤ سکھایا ہے ۔۔۔۔

بہرحال پاکستان ایک ایسی مذہبی مملکت نہیں ہوگا جس میں مذہبی پیشوا مامور من اللہ کے طور پر حکومت کریں گے۔ ہمارے ہاں بہت سے غیر مسلم ہیں۔

جمہوریت۔ انسانی مساوات کے علاوہ قائداعظم نے معاشرتی انصاف پر زور دیا جس کی وضاحت آپ کی ۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء کی تقریر سے بخوبی ہوتی ہے۔ یہ تقریر آپ نے چٹاگانگ کے جلسہ عام میں کی۔

آپ نے فرمایا

"جب آپ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی بنیاد معاشرتی انصاف اور اسلامی سوشلزم" کے اصولوں پر رکھی جائے تو بنی نوع انسان کی اخوت و مساوات پر زبردست زور دیتے ہیں تو آپ محض میرے اور لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں اور اس طرح جب آپ ہر شخص کے لئے مساوی مواقع مانگتے ہیں تب بھی آپ میرے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ترقی کے ان مقاصد کے متعلق پاکستان میں کوئی اختلاف رائے نہیں کیونکہ ہم نے پاکستان اس لئے طلب کیا تھا اس کی خاطر جدوجہد کی تھی اور اسے اس لئے حاصل کیا تھا"۔

آخر میں یہ تحریر کرنا نامناسب نہیں ہوگا کہ اگر ہم پاکستان میں داخلی استحکام اور امن کے خواہاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ اقوام عالم میں پاکستان کو عزت اور وقار میسر رہے تو اس کی واحد راہ یہ ہے کہ ہم قائداعظم کے بتائے ہوئے سنہری اصولوں پر گامزن رہیں اور کسی بھی سیاسی مصلحت یا وقتی مفاد کی خاطر انسانی مساوات۔ اخوت۔ رواداری اور معاشرتی انصاف کے اصولوں کو قربان نہ کریں۔ اللہ کرے ارباب اقتدار۔ ذاتی خواہشات و منفعتوں سے بالاتر ہو کر پوری پاکستانی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہو جائیں۔

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر تیار کردہ
سپر ایشیا واشنگ مشین
مکمل پلاسٹک باڈی۔ شاک سے محفوظ
حسن ٹریڈرز
الناصر مارکیٹ۔ ربوہ
فون: ۴۵

مردانہ اولاد سے محروم ٭ بے اولاد ٭ اٹھرا ٭ سوکھا ٭ گرمی ٭ گیس کا علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون ۴۳۱ ۷۴۸۴۴ ۷۶۴۹۷
زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں:۔ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیڈیکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
لاہور: جوہر ٹاؤن فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ
وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی:
محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ، اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹ گلی ۱۱ سیکٹر ۱۰/۲-۹
نزد انڈسٹریل ایریا
خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

# ۱۴ اگست
# ایک عجیب حسن اتفاق

حضرت فضل عمرؓ نے مسلم اکابرین کے اصرار پر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی قیادت قبول فرمانے کے بعد حیرت انگیز تیزی و مستعدی کے ساتھ مسلمانان کشمیر کی خدمت کا کام شروع کیا اور کشمیر کمیٹی کے قیام کے ابتدائی چند دنوں میں ہی ہندوستان بھر میں ایک جوش و ولولہ پیدا کر دیا اور ۱۴ اگست سنہ ۱۹۳۱ء کو یوم کشمیر منانے کی اپیل کی۔ حضور نے اس غرض کے لئے ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں آپ نے لکھا۔

"مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے ۳۲ لاکھ بھائی بے زبان جانوروں کی طرح قسم قسم کے ظلموں کا تختہ مشق بنائے جا رہے ہیں جن زمینوں پر وہ ہزاروں سال سے قابض تھے ان کو ریاست کشمیر اپنی ملکیت قرار دے کر ناقابل برداشت مالیہ وصول کر رہی ہے۔ درخت کاٹنے مکان بنانے بغیر اجازت زمین فروخت کرنے کی اجازت نہیں اگر کوئی شخص کشمیر میں مسلمان ہو جائے تو اس کی جائیداد ضبط کی جاتی ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ اہل و عیال بھی اس سے چھین کر الگ کر دیئے جاتے ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں۔ انجمن بنانے کی اجازت نہیں۔ اخبار نکالنے کی اجازت نہیں غرض اپنی اصلاح اور ظلموں پر شکایت کرنے کے سامان بھی ان سے چھین لئے گئے ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کی حالت اس شعر کے مصداق ہے ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

(الفضل ۶ اگست سنہ ۳۱ء)

حضور کی اس تحریک پر ملک بھر میں زبردست جلسے ہوئے قادیان میں مردوں اور عورتوں کے الگ الگ جلسے منعقد ہوئے ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا اور مظلومین کشمیر کی دادرسی کے لئے قراردادیں پاس کی گئیں۔

متحدہ ہندوستان کے تمام مقامات پر بہت جوش و خروش سے یہ دن منایا گیا۔ چنانچہ دیوبند کے جلسہ میں مولوی محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم۔ مولوی حسین احمد صاحب مدنی اور مولوی میرک شاہ صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ لاہور کا جلسہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کی صدارت میں ہوا جس میں ایک لاکھ مسلمان شریک ہوئے۔ کلکتہ کے جلسہ کی صدارت سہروردی صاحب نے کی۔ بمبئی میں شاندار جلوس نکالا گیا۔ جلسہ میں مولوی شوکت علی صاحب نے تقریر کی۔ سیالکوٹ میں ڈوگرہ حکومت کے مظالم کے خلاف پر جوش مظاہرہ کیا گیا۔ پٹنہ میں مولوی شفیع داؤدی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ علی گڑھ میں حاجی محمد صالح خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ صدر جلسہ تھے خالق دینا ہال کراچی میں جلسہ کی صدارت حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون نے کی۔ اس زمانہ کے اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ دہلی۔ پونا۔ لکھنؤ۔ رنگون۔ مالابار۔ گیا۔ حیدر آباد۔ بنگلور۔ بہار اڑلیسہ اور بے شمار دوسرے قصبات میں عظیم الشان جلسے ہوئے جن سے مسئلہ کشمیر کی اہمیت اور مظلومین کشمیر سے ہمدردی ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ گئی۔ یہ ایسی کامیابی تھی جو ڈوگرہ حکومت بلکہ انگریزی حکومت کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتی تھی۔

اندرون کشمیر بھی اس دن اس طرح جلسے ہوئے کہ کوئی جگہ اور کوئی شخص پوری وادی اور جموں میں ایسا نہ رہا جو ڈوگرہ حکومت کے مظالم سے پوری طرح واقف ہو کر سراپا احتجاج نہ بن گیا ہو۔ جموں کے جلوس پر جو نہتے اور پر امن شہریوں پر مشتمل تھا۔ پولیس نے گولی چلائی جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ حضور نے نہایت پر حکمت طریق پر اس ظلم کی تصاویر حاصل کر کے ہندوستان اور انگلستان کے اخبارات میں اس ظلم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کروائی وائسرائے ہند کو بذریعہ تار متنبہ کیا گیا کہ وہ حالات کے قابو سے باہر ہو جانے سے قبل فوری طور پر ان مظالم کے تدارک کی موثر کوشش کریں۔

اس کے ساتھ ہی حضور نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مشنوں کو ہدایت کی کہ وہ ڈوگرہ حکومت کے مظالم اور مسلمانوں کی حالت زار کے متعلق حقائق دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کامیاب مہم کا ذکر کرتے ہوئے نمائندہ "انقلاب" مولانا غلام رسول مہر لندن سے لکھتے ہیں۔

"کشمیری مسلمانوں کے تعلق میں برطانوی جرائد کا رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہے اور اس میں بلا شائبہ ریب مولوی فرزند علی صاحب امام (بیت الفضل) لندن کا بڑا حصہ ہے جو شروع سے لے کر کشمیر کے تعلق میں اور دوسرے مسائل کے تعلق میں مسلسل جدوجہد فرماتے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی رہیں ان کے علاوہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی طرف سے متعدد تار موصول ہوئے جن کی کاپیاں ایک ایک مندوب کے پاس بھیجی جاتی رہیں۔"

(انقلاب ۱۹ نومبر سنہ ۳۱ء)

اس پہلے یوم کشمیر کی کامیابی کے متعلق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک فعال و سرگرم ممبر لکھتے ہیں کہ ۱۴ اگست کا کشمیر ڈے اور اس کی کامیابی تحریک آزادی کشمیر کی کامیابی کی سب سے پہلی اور نہایت مضبوط اینٹ تھی۔۔۔۔"

یہ عجیب خدائی تصرف ہے کہ مظلوموں کے حقوق کی بحالی کے لئے وسیع پیمانہ پر باقاعدہ مہم کے آغاز کے لئے حضور نے جو تاریخ مقرر فرمائی وہ خدا تعالیٰ کے ہاں ایسی مقبول ہوئی کہ یوم کشمیر کے کامیاب مظاہرے جہاں کشمیریوں کے حقوق کی بحالی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں وہاں سولہ سال بعد جب برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی نے کامیابی کا منہ دیکھا تو ٹھیک اسی تاریخ (۱۴ اگست) کو پاکستان ـــ مسلمانوں کی آزاد مملکت ـــ کا قیام عمل میں آیا۔

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔۔۔۔ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔

---

# ولی بننے کیلئے ابتلاء ضروری ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جاویں اور واصلین سے ہو جاویں۔ ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔۔۔۔ یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صدہا ولی فی الفور بن گئے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے۔۔۔۔ جب تک انسان آزمایا نہ جاوے۔ فتن میں نہ ڈالا جاوے وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزید رح وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسماعیل کو لے لیا۔ کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آگیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید رح پر ظاہر کیں۔ تو انہوں نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لیمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں۔ اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں۔ لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا۔ زمین میں مخفی رہا۔ خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادے سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا۔ اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ و تزکیہ ایک دم صدیقین میں داخل ہو گیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ پر رحم کرتا رہے کا ایک اہم ارشاد

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں کرے نے فرمایا:۔

"افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا۔۔۔۔

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۲ مئی ۱۹۹۱ء)

صوفی خدا بخش عبد زیروی

# مکرم صوفی کریم بخش زیروی صاحب

خاکسار کے منجھلے بھائی عزیز کریم بخش صاحب آف زیرہ ہاؤس۔ گول بازار ربوہ قریباً تین سال سے جرمنی کے شہر فرینکفورٹ کے نزدیک بمقام بابن ہاؤزن بیوی بچوں کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ قریباً ایک ماہ کی شدید علالت کے بعد ۲۷ جون ۱۹۹۱ء کو پچھتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

وفات کے وقت اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں اپنے بچوں سمیت آپ کے پاس موجود تھے۔ جبکہ غیر شادی شدہ بیٹے عزیزم کلیم اللہ صاحب وفات سے چند دن پہلے مل کر پاکستان واپس آئے تھے۔ وفات کے بعد قریبی عزیزوں کو ہسپتال میں غسل دینے کی اجازت مل گئی۔ بعد کے تمام انتظامات خدا کے فضل سے بہت جلد جلد ہوتے گئے۔ مقامی طور پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور میت ۳۰ جون کو گیارہ بجے دن لاہور پہنچ گئی۔ لاہور میں مکرم عبد الحلیم صاحب طیب، قائد ضلع نے دیگر خدام سمیت بہت مدد کی اور ایئرپورٹ سے کارروائی مکمل ہونے پر روانگی ہوئی اور اسی شام دار الضیافت ربوہ پہنچ گئے۔

یکم جولائی کو صبح آٹھ بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب بڑی کثرت سے شامل ہوئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا بھی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کرائی۔

خدا کے فضل سے اپنے خاندان میں سب سے پہلے مجھے قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ میرے ساتھ قریبی تعلق اور حسن ظن کے سبب میرے اس بھائی نے بھی فوراً بیعت کر لی۔ بعد میں بسلسلہ ملازمت خاکسار لاہور اور سیالکوٹ رہا تو یہ بھی وہاں منتقل ہوتے گئے اور محدود پیمانے پر تجارت میں مصروف رہے۔ قیام ربوہ پر ہم تینوں نے ایک مشترکہ پلاٹ خریدا۔ جہاں اپنے حصہ پر میرے بھائی نے مکان بنایا اور اسی میں دکان شروع کر دی۔ چنانچہ آپ ربوہ کے اولین دکانداروں میں شمار ہوتے ہیں۔

بیعت کے بعد سے تمام جلسوں میں شامل ہوتے رہے۔ ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۹ء اور ۱۹۹۰ء کے جلسہ سالانہ لندن میں بھی شمولیت کی سعادت پائی۔ سلسلہ کے ساتھ دلی اخلاص و محبت کا تعلق تھا۔ طبیعت ملنسار اور خوش گفتار تھے۔ دعائیں کرنے والے، صوم و صلوٰۃ کے پابند، نہایت مخلص، محبت کرنے والے اور پر از نور یقین احمدی تھے۔ ہمارے چھوٹے بھائی عزیزم رحیم بخش صاحب ۱۹۸۷ء میں ہی بمقام لندن وفات پا گئے تھے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ صوفی کریم بخش صاحب کی نماز جنازہ غائب حضور نے میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی کی درخواست پر کینیڈا میں پڑھائی۔

آپ کی وفات پر بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے خاکسار اور ان کے تمام اہل خانہ سے خطوط کے ذریعہ اور زبانی بڑے خلوص و پیار سے تعزیت کی اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہونے والے بھائی کے درجات اپنے حضور بلند تر فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

---

اے اسیران راہِ مولیٰ، تمہیں پہنچے سلام
تم پہ ہو رحمت خدا کی برکتیں پاؤ مدام

یہ تمہارا صبر و ہمت۔ اور یہ عزم و وفا
کر رہا ہے یہ عیاں تم ہو محمدؐ کے غلام

گھر چھٹا، بچے چھٹے، ماں باپ بھائی اور بہن
جیل کی تاریکیوں نے تم سے پائی انہزام

تم رضائے ذاتِ باری کے لئے خنداں رہے
اور ہوا و حرص کے بت توڑ ڈالے ہیں تمام

دکھ سہے تم نے رہِ مولیٰ میں پاؤ گے فلاح
تم سے پہلے بھی فلاح والے ہوئے ذی احتشام

ہے دعا ہم سب کی زندانوں سے تم پاؤ نجات
بے گناہی کا تمہاری ہو دلوں پر ارتسام

احمدی بیگم۔ لاہور

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص — مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول ایمن پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴

---

حضرت فضل عمرؓ نے فرمایا

"برکت تمہیں تبھی حاصل ہو گی جب تم اپنی ساری حیثیتوں کو نمایاں کر کے کام کرو گے جب تمہیں ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے کام کرنا پڑے تو تم پاکستانی حیثیت کو نمایاں کرو۔ جب تمہیں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے کام کرنا پڑے تو تم اپنی انسانیت کو نمایاں کرو۔ مثلاً اگر کوئی چلتے ہوئے گر جاتا ہے تو یہ انسانیت کا حق ہے کہ اسے اٹھایا جائے۔ اس میں خدام کا کیا سوال ہے۔ ایک ہندوستانی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ ایک پنجابی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ ایک چینی اور جاپانی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ ایک سرحدی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ پس اگر اتفاقی طور پر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے تو یہ خدام الاحمدیہ والی خدمت خلق نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ یہ وہ خدمت ہو گی جو ہر انسان پر انسان ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ ان فرائض کو ادا نہیں کرتا تو انسانیت سے بھی گر جاتا ہے۔"

بقیہ صفحہ ۹ سے آگے

کتاب مذکورہ ظاہری اور باطنی خوبیوں سے مزین اور دیکھنے کے قابل ہے"۔

پس عین ضرورت کے وقت اس کتاب نے مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کی معقولیت ممبران گول میز کانفرنس پر واضح کر دی۔ نومبر ۱۹۳۰ء کو پہلی گول میز کانفرنس ہوئی اور اس میں سائمن کمیشن کی رپورٹ پر غور ہوا۔ اور ہندوستان کے لئے آئینی حکومت کی بھی تجویز کی گئی۔ اگرچہ نتیجہ خاطر خواہ نہ نکلا۔ لیکن سائمن کمیشن کی سفارشات سے بہتر تجاویز منظور کی گئیں۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

اس کا فرض ہے کہ سب لوگوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرے"۔

مرنے والے لیڈر میں خوبیاں تو بہت تھیں مگر میں اس جگہ صرف ان تین بنیادی خوبیوں کے ذکر پر ہی اکتفا کرتا ہوں یعنی (۱) اتحاد و تنظیم (۲) عزم و استقلال اور (۳) سب کے ساتھ مساویانہ سلوک۔ اور میں پاکستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان خوبیوں کو اپنا مشعل راہ بنا دیں کیونکہ قائد اعظم محمد علی جناح کی یہی بہترین یادگار ہو سکتی ہے کہ ان کے نیک اوصاف کو زندہ رکھا جائے اور دراصل دنیا میں زندہ بھی وہی شخص رہتا ہے جس کی قوم اس کی یاد کو زندہ رکھتی ہے۔

(الفضل مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


روائتی زیورات جدید فیشن کیساتھ
**شریف جیولرز**
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

دانتوں کا معائنہ مفت
**احمد ڈینٹل کلینک**
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ۔ ربوہ
اوقات کار : ۲/۱ ۳ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ : رانا مدثر احمد

• تقریبات کی معیاری فوٹو گرافی • پولا رائیڈ پاسپورٹ سائز فوٹو • کاغذات کی اعلیٰ فوٹو سٹیٹ کے لئے
تشریف لائیں
**فوٹو ٹائم سٹوڈیو**
گولبازار ۔ ربوہ
پروپرائیٹر : عطاء المنان
فون ۷۳۶

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
**قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ**

| | | | |
|---|---|---|---|
| **جثوب مفید اٹھرا** قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے | **زد جام عشق خاص** قیمت ۵۰۰ روپے | **تریاقِ معدہ** خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے | **روشن کاجل** آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے |
| **اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)** دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے | **شباب آور موتی** قیمت فی شیشی ۸۰ روپے | **راحتِ جان** تبخیرِ معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے | **سرمہ جواہر** مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے |
| **لیکوریین** قیمت ۲۰ روپے | **سونے چاندی کی گولیاں** قیمت ۲۰۰ روپے | **شربت صدر** نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے | **تریاقِ بواسیر** خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے |

• دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
• فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

NASIR ناصر
**مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ**
فون : ۵۳۴، ۶۳۴ ـــ پوسٹ بکس ۶۰

تازہ مچھلی، مرغ اور چھوٹا گوشت خرید فرمائیں
**ادریس فش شاپ**
رحمت بازار ربوہ
نیز کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں
محلہ دارالفضل مکان ۳۲/۱
چونگی نمبر ۳ ربوہ

سلسلہ احمدیہ کا ترجمان
روزنامہ **الفضل** ربوہ
ہر قسم کے علمی، ادبی، ملکی و غیر ملکی اخبارات اور رسائل تقسیم کرنے والا واحد ادارہ
**فرزانہ لائبریری** میلاد چوک صدر ۔ راولپنڈی

تاریخی، علمی، ادبی، ملکی و غیر ملکی، نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب کی خرید و فروخت کے لئے نیز کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے۔
**میری لائبریری** قیصر پلازہ
ٹین بازار صدر ۔ راولپنڈی

ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں پہلی بار
**ماسٹر واچ کمپنی** اینڈ ویڈیو فنکشن
ریکارڈنگ کیلئے تشریف لائیں
گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین
پتہ : ماسٹر واچ کمپنی ۔ برانچ ۲
5 ۔ سخی پلازہ مین بولیوارڈ
ڈیفنس سوسائٹی روڈ ۔ لاہور

**جدید ترین ۔ باسہولت ۔ بہترین**
عزیز ایجیکیو (رجسٹرڈ) کی معیاری پیشکش
**ڈیپ ویل واٹر پمپ**
سکشن : ۵۰ فٹ ڈیلیوری : ۵۰ فٹ
۳/۴ x ۱ سے لے کر ۴ x ۵ گنجائش کنواں کھودنے کی ضرورت نہیں۔ مکمل گارنٹی اور بعد از فروخت سروس۔ مکمل میٹریل ۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت۔
فون ۸۳۱
**خان سینیٹری ورکس** اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

R.C.H کی جانب سے نئے سال ۹۲ - ۱۹۹۱ء کی نئی کتب اور کاپیاں نیز انگلش میڈیم بک بازار سے بارعایت خرید فرمائیں ۔ آپ کی خدمت میں مصروفِ عمل۔
**رؤف برادرز** کاپی اینڈ بک ہاؤس
اقصیٰ چوک ۔ ربوہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
**الکریم جیولرز**
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
فون ۶۸۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
**گلشن بیکری**
الناصر مارکیٹ نزد ایوانِ محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
**شکور بھائی** چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی وغیر ملکی ٹیلی فون کالز اور
فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام

## پبلک ٹیلیفون کال آفس اور
## ٹیلی فیکس

○ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے۔
○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے

ٹریول سروسز ریلوے روڈ ربوہ
فیکس: ۶۹۶ — فون: ۸۲۵

## نادر موقع

پلاٹ ایک کنال برلب ساہیوال روڈ۔
میٹھا پانی۔ بجلی کی سہولت برائے فروخت موجود ہے
——— رابطہ کے لئے ———
عبدالجبار۔ لیاقت چوک، منڈی بھلوال ضلع سرگودھا
حال مکان ۲۲/۲۲ دارالرحمت شرقی ۔ ربوہ

## سرمہ طفیل
کورس ۳ شیشی
قیمت ۱۲/-

## عرق نور
معدہ کیلئے مفید
قیمت ۲۰/-

مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے
حکیم محمد طفیل ۶/۵ کوئٹہ کلاتھ۔ ربوہ
فون ——— ۲۰۴

ربوہ میں آپکے جیولرز فون: ۵۵۰
## پاک گولڈ سمتھ
گھر: ۶۴۹، ۵۴۹
گولبازار۔ ربوہ

## خالص فریزیئرن نسل کے
## جانور برائے فروخت

وڑائچ لائیوسٹاک فارم واقع چک ۱۷ جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا میں خالص فریزیئرن نسل کے جانور بشمول بچھڑے۔ بچھڑیاں وہڑے وہڑیاں۔ حاملہ اور شیر دار گائیں جو کہ آسٹریلیا سے براہ راست درآمد کی گئیں تھیں برائے فروخت موجود ہیں۔ رابطہ کیلئے مالک فارم بروز جمعۃ المبارک فارم پر موجود ہوتا ہے۔ نیلامی کی حتمی تاریخ ۳۰ اگست ۹۱ء مقرر کی جاتی ہے۔

مالک فارم: ڈاکٹر محمود احمد ویٹرنری افسر کوٹ امیر شاہ
۱۳/۱ دارالصدر شمالی ربوہ

## جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون ۷۷۱، ۶۰۶

## رقبہ برائے فروخت

خودکاشت ۷۸ ایکڑ زرعی زمین فوری قبضہ برلب پکی سڑک۔ ربوہ سے ۱۸ میل (ساہیوال روڈ)۔ دو ٹیوب ویل (ایک بجلی پر) مع پختہ عمارت دو کمرے۔ ہر قسم کے قرض/بار سے پاک۔ ٹریکٹر۔ ٹرالی۔ ہل۔ کراہ گندم کاٹنے کی مشین اور دیگر زرعی آلات۔ رقبہ زرعی (انڈسٹری و کاشت) کے لئے نہایت موزوں۔ مناسب قیمت برائے فروخت موجود ہے۔

رابطہ:۔ رانا تحسین الرحمٰن معرفت چوہدری احمد الدین خان۔ فون گھر ۴۳۰۳۶ ۔ B - ۲۰۳ پیپلز کالونی فیصل آباد۔ ربوہ دفتر فون: ۶۷۴
گھر فون: ۴۶۷

## شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

## سنہری موقع

الیکٹرو ہومیوپیتھی کی
ادویات دستیاب ہیں
تشخیص وعلاج بذریعہ
ریڈیانک کمپیوٹر

ارشد ریڈیانک ہیلتھ سنٹر
ڈاکٹر زاہد ارشد خان
D/۵۸ پیپلز کالونی فیصل آباد فون ۴۲۷۲۲